بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

کتاب مشتمل بیان لطائف مضحکہ کامل جناب لالہ دیبی پرشاد صاحب موسوم

لطائف ہندی

کہ جسمیں لطیفہ دلچسپ عجیب و غریب قابل دید مندرج ہیں

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

۱۹۲۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وثنا اُس کریم کارساز نکتہ نواز کے کہ جس نے عجائب حکمت و
لطائف قدرت سے کلام ظرافت آمیز مین طبایع عالم کی شگفتگی مضمر رکھی
او ظریفان لطیف طبیعت کو بواسطہ نکتہ پردازی و بذلہ سنجی کے انجمن زیبی و
علم مجلسی کی لیاقت بخشی ع

حکیم سخن بر زبان آفرین

اضعف العباد بندہ دیبی پرشاد خلف منشی تھمن لال بہجت تخلص قوم
کائستھ سکسینہ قدیم بھوپال حال وارد اجمیر مقیم ٹونک ظریف طبعان روشن
مزاج و سبکروحان سراپا ابتہاج کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ ان
دنون مین بندہ کو دراثناے مطالعہ کتب تواریخ و سیر کے جو تاریخ صنعت

کے سیر کا اتفاق ہوا تو اُس مین علاوہ تواریخ ہندوستان کے بہت سے مفید علم
نکتہ اور لطیفہ اور اکثر علمون کے نتیجہ اور مباحثہ پاے اور ملکون کے انتظام
کے طریقہ اور حُسن معاشرت وعلم مجلسی کے قاعدہ دیکھے جن کا حفظ کرنا دنیا
کے معاملات اور ہر صحبت کے حکایات کے لئے نہایت مفید اور کارآمد
ہے چونکہ وہ کتاب مارواڑی زبان مین ہے اس واسطے ہندوستانی
لوگ اُس کے استفادے سے محروم رہتے ہین نظر بران این ضعیف العباد
کے دل مین یہ آیا کہ اگر اس کتاب کا ترجمہ راجپوتانہ کی زبان سے اُردو
مین ہو جاوے تو کیا اچھی بات ہے کہ ہر شخص اُس کو پڑھ کر بہرۂ کامل
پاوے یہ ارادہ بہت دنون تک مکنون ضمیر اور پیرامون خاطر رہا
مگر علم تواریخ کی کثرت اشتغال نے اتنی فرصت نہ دی کہ اس کتاب
کو اُردو ترجمہ کرکے تحفۂ احباب کرتا آخر پنڈت رام کرن جی
کی فرمائش سے کہ جو میرے بڑے معاون اور کرم فرما ہین جتنی عمدہ
نقل و لطیفہ اعجوبہ ہند و نکتہ تھے اُن کو سلیس اُردو مین لکھ لئے اُن
مین بعض بعض جگہ سنسکرت اشلوک بھی تھے سو اُن کو تبرکاً بدستور
نقل کرکے اُن کے ترجمہ جیسے کچھ ہو سکے لکھ دیے اب اِس مجموعہ
سراپا نگار اور اِس گلدستہ سراپا بہار کو اپنے محسن دل نواز
ومکرم مکرمت طراز کریم الخلق عمیم الاحسان جلیل المرتبت عظیم الشان
والا مناقب عالی مناصب منشی نولکشور صاحب کی محفل اخلاق کل مین
ارمغان کرتا ہون تا کہ اُن کے قبول سے جلوۂ استحسان حصول کرکے ابنائے جنس

مین شہرت کامل پاوے اور ہر فرد بشر مستفید ہوکر مصنف و مترجم و مہتمم
کو دعاے خیر سے یاد کرے اللہ بس باقی ہوس بزرگان سراپا عطا و
ناظرین صحیفۂ ہذا کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ اس کتاب کی عبارت
یا کتابت مین جہان کہین جا بجا دیکھین قلم اصلاح سے درست کر دین
کس لئے کہ اول تو بندہ کو کچھ استعداد نہین ہے اور دوسرے یہ کہ
بسبب عدم فرصتی کے نظر ثانی کی نوبت نہین پہونچی چونکہ یہ ترجمہ ہندی سے
ہوا ہے اسواسطے اُسکی رعایت رکھکے نام اِس کتاب کا لطائف ہندی رکھا

آغاز کتاب

لطیفہ ۱ - تیمور لنگ بادشاہ نے جب سمرقند فتح کی تھی تو ایک اندھی
عورت قیدیون مین پکڑی آئی بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام
ہے عورت بولی کہ میرا نام دولت ہے بادشاہ نے ہنسکر کہا کیا دولت
اندھی بھی ہوتی ہے عورت بولی اگر دولت اندھی نہ ہوتی تو تم سے لنگڑے
کے گھر کیون آتی *

نقل ۲ - اکبر بادشاہ نے بیربل سے فرمایا کہ سری کرشن جی ہاتھی
کی فریاد سنکر خود دوڑے آئے کیا کوئی نوکر نہ تھا بیربل نے کہا کہ اسکا
جواب پھر عرض کرونگا ایک خواجہ سرا بادشاہ کے پوتہ کو روز حضور
مین لاتا تھا بیربل نے اُس سے کہا کہ شاہزادے کی صورت کے مانند
ایک موم کی صورت بناکر اور اُس کو پوشاک و زیور پہنا کر حضور مین لادے

اور جان بوجھ کر حوض مین گرا دے خواجہ سرا نے ایسا ہی کیا بادشاہ
اُس کو دیکھتے ہی بے تحاشا اُٹھ دوڑے اور حوض مین گر پڑے اور وہ
موم کی صورت لے کر باہر آئے بیربل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے بیربل نے
کہا کیا آپ کے چاکر نہ تھے جو پوتے کے نکالنے کو آپ ہی دوڑے
آئے مگر یہ محبت کا تقاضا تھا ایسے ہی سری کرشن جی کو اپنے بھگتون سے
محبت ہوتی ہے جو ہاتھی کے بچانے کو آپ دوڑے آئے ۔

نقل ۳۔ کسی بادشاہ نے ایک چور کے قتل کا حکم دیا پھر چور
نے عرض کی کہ عالم پناہ میرا قصور معاف ہو کیونکہ مجھ کو موتی اوگانے
کا ہنر آتا ہے اور میرے سوا اِس ہنر کو دوسرا کوئی نہین جانتا بادشاہ
نے چور کو زندہ رکھ کر موتی اوگانے کا مصالحہ منگا دیا چور نے
مصالحہ لے کر زمین طیار کی اور حضور مین عرض کرائی کہ قبلۂ عالم زمین
طیار ہو گئی ہے اب موتی بونا باقی ہے مگر مین تو چور ہون میرے ہاتھ
سے کاہے کو اوگین گے جس نے عمر بھر چوری نہ کی ہو اُس کے ہاتھ سے
اُگین گے یہ بات سب نے سُنی اور بادشاہ نے تمام امیرون اور وزیرون
سے کہا مگر کسی نے اس ڈر سے کہ جو موتی نہ اُگین گے تو چوری کا بٹہ
لگے گا موتیون کا بونا قبول نہ کیا تب بادشاہ نے چور سے فرمایا کہ یہ
بات کوئی قبول نہین کرتا چور نے عرض کی کہ جب ساری بادشاہی
مین چوری سے کوئی بھی بری نہیں ہے تو بادشاہ مجھ کو کیون مارتے ہین بادشاہ
نے خوش ہو کر اُس چور کو چھوڑ دیا۔

نقل ۴ - ایک خواجہ سرا نے اکبر بادشاہ کے حضور مین بیربل کی برائی کی بادشاہ نے فرمایا کہ بیربل جواب اچھا دیتا ہے خواجہ سرا نے کہا کہ ان تین باتون کا جواب اُسے کبھی نہ آوے گا اول زمین کا وسط کہان ہے دوسرے آسمان کے تارے کتنے ہین تیسرے جہان مین مرد کتنے ہین اور عورتین کتنی ہین بادشاہ نے بیربل کو بلا کر یہ تینون باتین پوچھین بیربل نے وہان ہی ایک میخ منگا کر گاڑ دی اور کہا کہ زمین کا وسط یہ ہے نہ مانو تو ناپ لو پھر ایک بیڈھا لا کر کھڑا کر دیا اور کہا کہ اس کے بالون کے برابر تارے ہین اگر کچھ شبہ ہو تو گنتی کر لو اور خواجہ سرا تو مرد اور عورت سے جدا ہین ان سے حساب بگڑ رہا ہے اگر انکو مار ڈالو تو مرد اور عورت کا حساب ٹھیک ہو جائے بادشاہ نے خوش ہو کر بیربل کو انعام دیا اور خواجہ سرا پر اعتراض کیا ٭

نقل ۵ - جہانگیر بادشاہ کے محل مین گھنٹہ رہتا تھا جو کوئی فریادی ہوتا اُس کو ہلا دیتا ایک بار گدھے نے اُس کی ڈور ہلا دی بادشاہ نے گدھے کو حاضر کرا کے دیکھا تو اُس کی پشت زخمی ہو رہی تھی تب اُس کے مالک سے فرمایا کہ اِس کا علاج کرا اور خوب تاکید کر دی کہ دو من سے سوا بوجھ اِس پر مت لاد ٭

لطیفہ ٦ - بیربل بادشاہ کے حضور مین زمین دیکھتا آتا تھا بادشاہ نے پوچھا کہ زمین کیون دیکھتا ہے بیربل نے کہا میرا باپ زمین مین گم ہو گیا ہے اُس کو ڈھونڈھتا ہون بادشاہ نے کہا ہم بتا دیوین تو کیا دوگے

بیربل نے جواب دیا کہ آدھا آپ کا ۔

نقل ۷ - علی مردان خان ایران کے بادشاہ کی طرف سے قندھار کا صوبہ دار تھا اُس نے شاہجہان بادشاہ کو عرضی لکھی کہ قندھار مین آپ کا عمل کرا کے چاکری کے لئے حضور مین آیا چاہتا ہون مگر سب امیرون سے اوپر مجھ کو کھڑے رہنے کا حکم ہو شاہجہان نے سب امیرون سے صلاح پوچھی سبھون نے عرض کی کہ جس بات مین آپ کا فائدہ ہو وہ ہم کو قبول ہے تب بادشاہ نے علی مردان خان کو بلوایا سو وہ آکر سب سے نیچا کھڑا رہا اور عرض کی کہ مین تو چاکرون کا امتحان کرتا تھا کہ حکم مین ہین یا نہین سو یہ آپ کے حکم مین ہین اور جب تک یہ حکم اور بندوبست رہے گا تب تک بادشاہی نہین بگڑے گی اور مین تو سب سے چھوٹا چاکر ہون سو سب سے نیچا ہی کھڑا رہونگا ۔

نقل ۸ - علی مردان خان سے بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارے گھر مین پارس بتاتے ہین عرض کی کہ درست ہے کل نذر کرونگا دوسرے دن اپنے دیوان کو حضور مین لے جا کر پیش کیا کہ میرے گھر مین یہ پارس ہے ۔

لطیفہ ۹ - اکبر بادشاہ شاہزادہ کو ہمراہ لے کر مینھ برستے مین شکار کو گئے تھے جب مینھ کم ہوا تو دونون نے اپنے اپنے بارانی بیربل کے کندھے پر ڈال کر فرمایا کہ خاصہ ایک گدھے کا بوجھ ہے بیربل نے کہا ایک کا نہین بلکہ دو گدھون کا بوجھ ہے ۔

لطیفہ ۱۰- ایک چھوٹے قد کا آدمی عالمگیر کے حضور مین فریادی آیا بادشاہ اُس کو بہ سبب چھوٹے ہونے قد کے جھوٹا سمجھ کر چپ ہو رہے تب اُس نے خوش ہو کر اُس کا انصاف کیا ؛

لطیفہ ۱۱- بادشاہ نے منور خان سے پوچھا کہ تم ہم سے کتنے بڑے ہو منور خان نے عرض کی کہ خدا نے خانہ زاد کو حضور کی بندگی کے واسطے تین برس پہلے پیدا کیا ہے بادشاہ بہت خوش ہوے ؛

لطیفہ ۱۲- محمد شاہ کے حضور مین ہرکارہ نے عرض کی کہ نادر شاہ نے کابل مین سکہ چلایا ہے امیر خان نے کہا جو یہی طرح رہی تو ایک دن گز بھی چلائے گا ؛

نقل ۱۳- محمد شاہ کے حضور مین امیر خان اور برہان الملک حاضر تھے بادشاہ نے پوچھا کہ پوت سپوت کیون اور کپوت کون امیر خان نے کہا کہ پوت تو حضرت ہین جو آپ کے باپ بھی بادشاہ تھے اور آپ بھی بادشاہ ہوے اور سپوت برہان الملک ہے کہ اُس کے باپ کو کوئی جانتا بھی نہین اور یہ مشہور آدمی ہے اور کپوت مین ہون جو میرے باپ دادے کی دولت تھی وہ میرے موافق نہین ؛

نقل ۱۴- سعد اللہ خان وزیر کے شاہزادہ نے شکایت کی کہ کاغذون پر بے دیکھے دستخط کرتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ تم اس کی کوئی خطا معلوم کرو تب شاہزادہ جھوٹی برات فرشتون کے نام کی بنا کر سعد اللہ خان کے پاس تنخواہ کے واسطے لے گیا سعد اللہ خان

نے دستخط کر دیے کہ تنخواہ آسمان پر شاہزادہ نے بغیر پڑھنے دستخط کے حضور مین آکر عرض کی کہ جھوٹی برات کی تنخواہ لکھا لایا ہون بادشاہ نے برات دیکھ کر فرمایا کہ وزیر کی عقل اور تمھاری عقل برابر نہین تم ہی دیکھو شاہزادہ شرمندہ ہوگیا ✣

نقل ۱۵ - مہابت خان نے کابل کی بازار مین ایک لوہار کی بیٹی کو دیکھا اور اُسکے باپ سے کہا کہ تو اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دے لوہار نے کہا کہ اگر تم سہرا باندھکر ہندو کی طرح بیاہ کرو تو مجھ کو قبول ہے نواب سہرا باندھکر ہندو کی طرح ہاتھی پر چڑھا ہوا لوہار کے گھر جاتا تھا ایک آدمی اُس کو دیکھ کر رونے لگا نواب نے ہاتھی کو ٹھہرا کر پوچھا کہ تو کیون روتا ہے اُس نے کہا مین لوہار ہون اور میری منگنی اُس لوہار کی بیٹی سے اس اقرار پر ہوئی ہے کہ اُس کے باپ کو دو سو روپیہ دے کر بیاہ کر لون سو مین ان روپیون کی تلاش مین تھا آج آپ کو دیکھا اس لئے نا اُمید ہوکر روتا ہون نواب نے ہاتھی پر چڑھا کر سہرا باندھ دیا اور خود براتیون کے مانند لوہار کے گھر گیا اُس کا بیاہ کرا دیا ✣

لطیفہ ۱۶ - امیر خان نے نور بی بی طوائف سے کہا کہ جس نام مین بان کا لفظ ہوتا ہے وہ حرام زادہ ہوتا ہے جیسے ساربان و فیلبان وغیرہ وہ بولی ہان مہربان سچ ہے۔

نقل ۱۷ - ایک بادشاہ وزیر سے کہنے لگا کہ راج کا بندوبست

فوج سے ہوتا ہے وزیر بولا عقل سے ہوتا ہے بادشاہ نے نہ مانا ایک دن وہ بادشاہ دربار مین بیٹھا تھا اور سب امیر وزیر حاضر تھے وزیر ایک صندوق بادشاہ کے روبرو لایا اور ایک بیڑی نکال کر بولا کہ سب امیرون کی یہ صلاح ہے کہ آپ کو قید کرین اور تخت پر شاہزادہ کو بٹھاوین مگر اس مصلحت مین ایک امیر شریک نہین ہے اُس کو بھی قید کرینگے تب بادشاہ امیرون کی طرف دیکھنے لگا اور ہر امیر نے اپنے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ جو مین وزیر سے نہ ملا تو خراب ہونگا کیونکہ اور سب تو مل گئے ہین پس اس خوف سے بادشاہ کی مدد کسی نے نہ کی بادشاہ نے حیران ہوکر بیڑی کے واسطے پانون پھیلا دیا پھر وزیر اُٹھا اور سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ فقط مین تقصیر وار ہون ان امیرون سے کوئی بھی میرے ساتھ سازش نہین رکھتا مگر عقل کے آگے فوج کا کچھ زور نہین چلتا۔

نقل ۱۸۔ ایک بادشاہ نے جو وزیر کے کہنے سے فوج برطرف کردی رات کو دیکھتا ہے کہ فرشتہ آ آکر خزانہ سے مال بھر بھر لئے جاتے ہین بادشاہ نے پوچھا تم کون ہو اور خزانہ کہان لئے جاتے ہو۔ انھون نے کہا ہم خدا کے بھیجے ہوئے ہین جو کہ بادشاہ نے فوج دور کردی اس واسطے ہم اس کا حق یہان سے اُٹھا اُٹھا کر اور جگہ پہونچاتے ہین بادشاہ نے صبح ہی سب فوج کو بحال کرلیا رات کو پھر دیکھا کہ وہی شخص خزانہ لیے کر آتے ہین اور رکھتے ہین کہ بادشاہ

نے فوج کی بحالی کر دی اِس لئے اس کا حق اور جگہ سے لے لے
آتے ہین ؀

لطیفہ ۱۹ - بادشاہ نے ایک پیک سے کہا کہ تو زنگ اس واسطے
رکھتا ہے کہ جو تیری عورت کے پاس کوئی آدمی ہو تو زنگ کی آواز سنکر
اُٹھ جائے پیک بولا تو نوبت نقارہ کہان سے لاؤن ؀

نقل ۲۰ - ایک فقیر سے بادشاہ نے پوچھا کہ تم دُبلے کیون رہتے ہو
بولا کہ موت کا ڈر بادشاہ نے کہا کہ موت کا ڈر تو سبھی کو ہے فقیر بولا اسکو
ڈر نہین ہے ایک دن بادشاہ بیٹھا تھا فقیر نے وہان آکر اُس سے کہا
کہ ایک مہینہ کے اندر اندر تمھاری موت ہے بادشاہ نے یہ سنکر بہت
غم کیا اور کھانا پینا سب چھوڑ دیا اور بہت دُبلا ہو گیا تب فقیر نے کہا تم کو
کیا ڈر ہے بادشاہ بولا موت کا ڈر ہے فقیر نے کہا موت کا ڈر تو سبھی
کو ہے بادشاہ بولا کہ میری موت نزدیک آپہونچی اِس واسطے مجھکو بہت
ڈر ہے فقیر بولا بالفعل تمھاری موت نہین ہے مین نے یہ بات سمجھانے
کی غرض سے کہی تھی کہ ہم ہمیشہ ہی موت کو نزدیک جانکر ریاضت
کرتے ہین اس لئے دُبلے رہتے ہین اور ون کو اتنا ڈر نہین۔

نقل ۲۱ - ایک افیونی نے خواب مین بہشت مین جاکر ایک چھر دیکھا
جالی دار دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یہ رزق کی چھلنی ہے
اور اس مین نصیب کے موافق چھوٹی بڑی جالیان ہین افیونی نے ایک
چھوٹی جالی کو بڑی کرنے کے لئے انگلی چلائی اتنے ہی مین آنکھ کھل گئی

دیکھا نہ بہشت ہے نہ جورو کا ہے انگلی مقعد مین گھس رہی ہے تب افیونی
بولا کہ خدا کے گھر مین بڑی پول ہے ٭

نقل ۲۲ ۔ نوشیروان بادشاہ سے کسی نے عرض کی کہ شریر
اور حرامزادہ آدمیون کو حضور مین رکھنا مناسب نہین بادشاہ بولا
کہ اس مین نیک نامی ہے کہ لوگ بُرے لوگون کی بُرائی کہتے ہین
اور ہم مانتے نہین ٭

نقل ۲۳ ۔ ایک چیلہ طوطی ہاتھ مین لئے ہوے گُرو کے درشن
کو جاتا تھا طوطی نے اُس سے پوچھا کہ تیرے گرو مین کیا کمال ہے
وہ بولا کہ صاحب کا نام لیتا ہے طوطی کہنے لگی کہ جب تک مین نے
صاحب کا نام نہ لیا تھا خوش تھی اور جب سے اُسکا نام لیا تو پنجرہ مین
پڑی ہون اِس بات کا جواب گرو سے پوچھنا چاہیے چیلے نے یہ بات
اپنے گرو سے کہی گرو اُس کو سنتے ہی دم کھینچکر مردہ کے مانند ہو گیا
تب چیلے نے یہ حال طوطی سے کہا طوطی بھی دم کھینچکر پڑ گئی اُس نے
طوطی کو مردہ سمجھ کر پنجرے سے نکال کر پھینک دیا طوطی خوش ہو کر
اُڑ گئی اور چیلہ سے بولی کہ تیرے گرو نے میری بات کا جواب
ریاضت کے زور سے دیا یعنی نام ہی کام نہین آتا نفس کو
مارے تب چھوٹے سو تو تو سمجھا نہین اور مین سمجھ گئی تب
رہائی ہوئی ٭

نقل ۲۴ ۔ ایک ساہوکار بہت سی اشرفیان ایک مہاجن کے پاس

امانت رکھ کر وطن کو گیا جب وہان کو آیا تو اُس نے اپنی امانت
مانگی مہاجن نے کہا ایک وقت ایسی ہوا چلی کہ جس سے اشرفیون
کے کوئلہ ہو گئے ساہوکار نے سمجھ لیا کہ یہ مہاجن اشرفیون کو کھا گیا ہی
کسی حکمت سے ہاتھ آوین گے سو اُس نے مہاجن کی صورت کے موجب موم کی
ایک مورت بنائی جسکو کپڑے پہنا دئے اور دو بندرونکو ایسی تعلیم کی کہ
وہ بیٹون کے مانند اُس صورت سے پیار کرتے تھے بعدہ ساہوکار نے
مہاجن کی معہ اُسکے دونون بیٹون کے دعوت کی جب مہاجن آیا تو ساہوکار
نے اُس کے دونون بیٹون کو چھپا دیا اور کہا کہ ایسی ہوا چلی کہ جس سے
وہ دونون لڑکے بندر ہو گئے اور جو اس بات کا یقین نہ ہو تو
یہ دونون بندر مہاجن سے بیٹون کی طرح پیار کرین گے پس
وہ دونون بندر اُس کے کندھے پر چڑھ کر کلول کرنے لگے
تب سب لوگون نے مہاجن کو جھوٹا کر کے کہا کہ یہ بندر تیرے
ہی بیٹے ہین جنھون نے تجھ کو پہچان لیا ہے مہاجن بولا یہ تو
سب سہی مگر آدمیون کے بندر کیسے ہو جائین گے ساہوکار
نے کہا جیسے مہرون کے کوئلہ ہو گئے ویسی ہی آدمیون کے بندر
ہو گئے مہاجن بولا کوئلون کی تو مہرین ہو جائین گے ساہوکار
نے کہا بندرون کے بھی آدمی ہو جائین گے آخر دونون نے
سمجھ کر قصہ فیصل کر لیا ٭

لطیفہ ۲۵ - مہتر خان کو شتر خانہ کی دارو غائی ہوئی تو مشرف

نے ظاہر کیا کہ نوے اونٹ مرگئے مہتر خان نے حضور مین عرض کی کہ جو دس اونٹ اور مر جائین تو سرکار مین سو کی گنتی پوری آوے
لطیفہ ۲۶ - ایران کے ایلچی کی آمدسن کر بادشاہ نے سب امیرون سے فرمایا کہ بھاری پوشاکین پہنکر حضور مین آوین سو مہتر خان گلے مین غالیچہ ڈالکر حضور مین گیا ؛
لطیفہ ۲۷ - ایک اندھے کی عورت بدصورت تھی وہ بڑائی کے واسطے کہا کرتی اے خدا جو تو نے مجھکو اتنا حسن دیا تو خاوند کو اندھا کیون کیا ایک دن اندھا بولا میری آنکھین تو نہین جو تیری صورت دیکھون مگر اتنا جانتا ہون کہ جو تیری صورت اچھی ہوتی تو اندھے کے گھر کیون آتی ؛
نقل ۲۸ - ایک سردار نے اپنے کاہل چاکر سے کہا کہ تو یہ خبر لا کہ مینھ برستا ہے یا نہین چاکر بولا کہ بلی باہر سے آتی ہے اُس کی پشت پر ہاتھ لگاؤ معلوم ہو جائے گا پھر سردار نے کہا کہ چراغ کو گل کر دے چاکر بولا منھ رضائی سے ڈھانک لو پھر تمھاری طرف سے اندھیرا ہی ہے ؛
نقل ۲۹ - ایک مغل ولایت سے ہندوستان مین آیا تھا اُس سے کچھ تقصیر ہوئی فوجدار نے اُس کو شیرینی کھلائی اور کالا منھ کر کے سر منڈوایا اور گدھے پر سوار کر کے شہر مین پھرایا تب اُس نے کہا بابا ہندوستان عجب مُلک ہے جہان شیرینی حجامت سواری مفت

ملتی ہے ۔

نقل ۳۰ - ایک ایلچی ولایت گیا وہان شہر کے پاس قبرین دیکھین اُن پر لکھا تھا کہ یہ آدمی دو مہینے کا یہ چار مہینے کا غرض کہ ایک برس سے سوا کسی کی عمر نہ لکھی تھی جب وہ شہر مین گیا تو جوان بوڑھے بہت آدمی دیکھے ایک فقیر سے پوچھا کہ قبرون پر تو ایک برس کے سوا کسی کی عمر لکھی نہین اور یہان جوان بوڑھے بہت ہین فقیر نے جواب دیا اِس شہر مین دستور ہے کہ خدا کی یاد مین جتنے دن جائین اُتنی عمر لکھتے ہین باقی عبث ہے ۔

نقل ۳۱ - ایک پیشی کے دو چاکر تھے ایک کائستھ دوسرا مہاجن سو کائستھ تو بڑا اور رماہا پاوے اور مہاجن تھوڑا مگر مہاجن اُس کی چاکری مین بہت محنت کرے اور کائستھ فقط دو گھڑی کے لیئے آکر پھر گھر چلا جاوے مہاجن نے ایک دن پیشی سے کہا کہ محنت تو مین بہت کرتا ہون اور تنخواہ کم پاتا ہون اور کائستھ تنخواہ بہت پاتا ہے محنت کچھ بھی نہین کرتا پیشی بولا کہ کائستھ کے برابر کام تجھسے نہین ہوتا مہاجن نے کہا آپ جو کام مجھ کو فرماوینگے مین کرونگا پیشی نے ایک مٹی خاک اُس کے حوالہ کی اور کہا کہ فلانے سردار کے پاس لے جاؤ اور بولو کہ ماتھے پر لگا لے مہاجن نے اُس سردار سے ویسے ہی جا کر کہا سردار نے ناراض ہو کر اُس کو قید کر دیا پھر پیشی نے کائستھ کو ایک مٹھی بھر خاک دے کر اُسی سردار کے پاس بھیجا کائستھ نے

وہاں جاکر کہا کہ تم کو پنشی جی نے ہوم کی بھسمت بھیجی ہے جو کہ یہ متبرک چیز ہے اس لیئے چاہیئے کہ آپ سر پر لگالین تب سردار نے خوش ہوکر اس خاک کو سر پہ چڑھایا اور بولا مجھ سے خطا ہوئی اُس کی تقصیر معاف ہووے آپ نے جو تبرک بھیجا تو میرے حال پر نہایت مہربانی کی اور مہاجن کو چھوڑ دیا اور رکاتستھ کو انعام دے کر رخصت کیا ۔

نقل ۲۳ - ایک وزیر نے بادشاہ سے عرض کی کہ فوج کو رکھ کر کیون خزانہ خراب کرتے ہو اگر خزانہ ہوگا تو بہتیری فوج آحاضر ہوگی جیسے گڑ ہووے تو بہت سی مکھیان آجاتی ہین بادشاہ کو یہ بات پسند نہین آئی اور وزیر کے پاس گڑ بھیجا کہ اسی ساعت بہت سی مکھیان اکٹھی کردو وزیر شرمندہ ہوا ۔

لطیفہ ۳۳ - ایک بانکے نے بازار مین غریب کے گھونسہ مارا اُس کو قاضی کے پاس پکڑ لے گئے قاضی بولا کہ تو نے غریب کو ناحق کیون مارا اس کے جرمانہ کا آدھا روپیہ اس کو دے بانکے نے ایک گھونسہ قاضی کے مار کر ایک روپیہ اُس کے آگے رکھدیا اور کہا کہ مین کہان بُھناتا پھرون گا آدھا آپ لے لین اور آدھا اس کو دے دین ۔

لطیفہ ۳۴ - شیدی فولاد خان رنگ کا کالا تھا اُس نے ایک تقصیروار کو کالا منہ کرا کے گدھے کی سواری پر شہر مین پھرانے کا حکم دیا

تقصیر دار نے کہا میرا آدھا منہ کالا کرو تو بہتر ہے ورنہ لوگ پہچان جائینگے کہ
شیدی فولاد خان گدھے پر سوار ہے شیدی نے ہنسکر اُسکو چھوڑ دیا۔

لطیفہ ۳۵ ۔ ایک بینوا نے حلوائی کی دوکان پر آکر اُس کی آنکھوں
کی طرف اُنگلی چلائی حلوائی بولا یہ کیا بے شعوری ہے بینوا نے کہا میں
جانتا تھا کہ تو اندھا ہے جو تیرے سامنے مٹھائی رکھی ہے اور تو کھاتا
نہیں حلوائی بولا کہ مٹھائی کھانے سے گھر بگڑتا ہے بینوا نے یہ بات
سنکر کہا کہ گھر بگڑے گا تو ہمارا بگڑے گا اور مٹھائی کھانے لگا۔

لطیفہ ۳۶ ۔ میر جملہ جو موٹا بہت تھا ایک دن ہاتھی پر چڑھا ہوا
کہیں جاتا تھا راہ میں ایک بینوا نے کہا اس موٹے پیٹ سے بھی کچھ
ہمت ہوگی نواب بولا کہ پیٹ میں تو چرکین بھرا ہے بینوا نے کہا
اتنا کیوں کھایا تھا۔

نقل ۳۷ ۔ ایک بادشاہ شکار کو گیا تھا اُس کے سب چاکر پیچھے
رہ گئے مگر ایک سپاہی ہمراہ پہونچا بادشاہ نے اُس سے فرمایا کہ مجھ کو پیاس
لگی ہے کہیں سے پانی لاؤ اُس نے جنگل میں پانی بہت ڈھونڈھا مگر نہیں ملا
آخر ایک درخت پر بندر کو دیکھ کر پانی کا مکان پوچھا بندر ساتھ
ہو کر اُس کو پانی کی جگہ لے گیا سپاہی سوچنے لگا کہ بغیر برتن کے پانی
کس طرح پہونچاؤں گا تب بندر کو مار کر اُس کی کھوپڑی میں پانی بھر کر
بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ اتنی بہتری
بغیر بادشاہی کے نہیں ہوتی سو تو کوئی بادشاہ کا بیٹا ہے سپاہی نے

اقرار کیا بادشاہ نے اُس کو اپنی بیٹی دی اور بڑے مرتبہ پر پہونچایا۔

لطیفہ ۳۸۔ سعد اللہ خان غریب آدمی تھا مگر تقدیر سے شاہجہان کا وزیر ہو گیا اُس وقت بخشی نے عرض کی کہ ان کے باپ دادے کا نام دفتر مین لکھین بادشاہ نے فرمایا کہ شاہجہان لکھو۔

نقل ۳۹۔ ایک آدمی کی برات جاتی رہی تھی اُس نے نظام الدین اولیا کی درگاہ مین جاکر کہا جو میری برات ملجاے تو نذرانہ چڑھاؤن وہان سے حکم ہوا کہ حلوائی کی برات ملجایگی وہ حلوا لینے گیا تو حلوائی نے اُسی برات مین حلوا باندھ دیا۔

نقل ۴۰۔ بادشاہ نے بیربل سے پوچھا کہ جو ہماری داڑھی کھینچے اُس کو کیا سزا دی جاے بیربل بولا اُس کو شیرینی دینی چاہیے بادشاہ خوش ہوے پوتے نے اُس کی داڑھی کھینچی تھی۔

نقل ۴۱۔ ایک آدمی نے یہ منت مانی تھی کہ جو میرا مطلب ہو جاے تو پیر کی شیرینی چڑھاؤن جب اُس کا مطلب ہو گیا تو حلوائی کی دوکان پر جاکر کہنے لگا کہ یہ ساری شیرینی نذر ہے قبول کر لیجیے۔

نقل ۴۲۔ ایک فقیر کو دولت نے خواب مین آکر کہا کہ مین تیرے گھر آتی ہون۔ فقیر بولا کہ جاتی دفعہ بھی خبر کر دے تو تجھ کو آنے دون۔ دولت نے قبول کیا اور کہا کہ شاہزادہ کو سانپ کاٹے گا اور وہ کسی کے ہاتھ سے اچھا نہ ہوگا اُس وقت تو فلانا منتر پڑھ کر پھونک دینا اچھا ہو جاے گا اور بادشاہ خوش ہو کر مراتب علیہ پر پہونچایگا القصہ دوسرے دن شاہزادہ کو سانپ نے ڈسا فقیر نے جاکر اُس کو

اچھا کر دیا بادشاہ نے فقیر کو بہت دولت دی تب دولت نے پھر آکر
فقیر سے کہا کہ اب مین جاتی ہون ایک دن بادشاہ فقیر کے زانو پر سر
رکھے سوتا تھا فقیر چھری نکال کر قلم بنانے لگا بادشاہ کی آنکھ کھل گئی فقیر
کے ہاتھ مین چھری دیکھ کر یہ خیال کیا کہ فقیر مجھ کو قتل کیا چاہتا ہے
بس فقیر کو جوتون سے مار کر قید کیا اور سب دولت واپس منگوالی
ایک رات دولت پھر آکر فقیر سے بولی کہ مین نے بموجب اقرار کے
تجھ کو خبر کر دی تھی فقیر بولا رنڈی آنے جانے کا تو اقرار کیا تھا
لیکن جوتیون کا اقرار کب کیا تھا وہ بولی نام میرا دولت ہے اور
دولت کے معنے یہ ہین کہ دوڑ کر آتی ہون اور لات مار کر جاتی ہون

نقل ۴۳ - حسن علی خان چار ہزاری منصب دار اور شاہزادہ
محمد اعظم کے پاس تعینات تھا ایک دن شاہزادہ نے کہا کہ فلانا
چار ہزاری منصب دار مر گیا اُس کا بہت کچھ مال سرکار مین ضبط ہوا
ہے حسن علی خان بولا کیا تعجب ہے چار ہزاری منصب دار تھا شاہزادہ
نے کہا تم بھی چار ہزاری ہو حسن علی خان بولا میرے گھر مین تو ہانسی ہے
نہ کُتّا کھانے" شاہزادہ نے اعتراض کر کے کہا کہ تجھ کو کس مسخرہ نے
تربیت کیا ہے حسن علی خان بولا ایسی بات کہنا لازم نہین مجھکو بڑے
حضرت نے تربیت کیا ہے یہ کہہ کر تعیناتی چھوڑ بادشاہ کے پاس
چلا گیا ❖

نقل ۴۴ - ایک آدمی گوشت کھاتا شراب پیتا رنڈی کے

پاس جاتا جوا کھیلتا اور جھوٹ بولتا تھا اُس نے ایک دن تپشی سے جاکر
عرض کی کہ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے کہ مجھ مین بڑے بڑے پانچ عیب ہین
تپشی بولا جو تجھ سے پانچون عیب نہ چھوٹین تو ایک عیب جھوٹ کا
چھوڑ دے اُس نے راضی ہو کر قبول کیا کہ چار باتون مین تو بڑا سکھ
ہے ایک جھوٹ ہی مین کچھ مزا نہیں سو نہ بولون گا بس وہ گھر آیا جب
گوشت کھانے کا وقت آیا تو سوچنے لگا کہ جب مین گوشت لینے جاؤن
اور کوئی پوچھے کہ کہان جاتا ہے جب گوشت کا نام لیجئے بُرا معلوم
ہوگا اور جو اور بات کہون تو جھوٹ بولنے کا پاپ لگے اس صورت
مین گوشت کھانا زیبا نہیں اِسی طرح سوچ کر پانچون عیب
چھوڑ دیے ✤

نقل ۴۵- ایک مالی اور کمہار نے شاملات مین اونٹ خرید کر
اُس پر ایک طرف سبزی بھری اور دوسری طرف برتن بھرے اور
دونون پردیس کو چلے اونٹ راستہ مین سبزی کھاتا جائے اور کمہار
خوش ہوتا جائے مالی بولا ارے کمہار ہنسی مت کر یہ اونٹ ہے
دیکھئے کس کروٹ بیٹھے آخر جب منزل پر پہونچے تو اونٹ برتن پر
زور دے کر بیٹھا جس سے سب برتن پھوٹ گئے تب کمہار
رونے لگا اِسی واسطے کہا ہے کہ اور کا نقصان دیکھ کر راضی
نہ ہونا چاہیئے ✤

نقل ۴۶- ایک ساہوکار نے بیٹے کو تین دفعہ نصیحت کی کہ ہمیشہ میٹھا

کھایا کر اور سایہ مین آیا جایا کر اور قرض کسی سے مت مانگ اور جب
کام پڑ جاوے تو خزانہ مکرانہ مین رکھا ہے نکال لیجیو ساہوکار کا بیٹا اِن
باتون کے مطلب کو نہ سمجھا مگر ہمیشہ مٹھائی کھایا کرے اور بڑے بڑے
سائبان لگا کر اُن کی چھاؤن مین پھرا کرے اور ادھار دے کر
پھر نہین مانگے سو کتنے دِنون بعد اُس کے گھر مین ٹوٹا آگیا تب مکرانہ
مین جا کر زمین کھودی وہان دولت نہین ملی یہ حال دیکھ کر ایک
عقلمند ساہوکار نے کہا کہ تیرے باپ نے جو نصیحت کی تھی تو اُس
کا مطلب نہین سمجھا اس واسطے ٹوٹا آگیا میٹھا کھانے کا مطلب یہ
ہے جب بکی بھوک لگے کھانا کھاوے میٹھا لگے گا اور سایہ مین آنے جانے
کا مطلب یہ ہے کہ دن نکلے پہلے دوکان پر جاوے اور شام کے بعد
گھر آوے اور قرض دے کر نہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ زیور رکھ کر
قرض دیوے اور مکرانہ کے ستون تلے دولت گڑی ہے اُس کو نکال
لیے ساہوکار کے بیٹے نے ایسا ہی کیا اور بہت دولت حاصل کی

نقل ۴۷ - اکبر بادشاہ نے تان سین کلاونت سے سورج چاند
کلانوتون کی تعریف پوچھی تان سین نے کہا کہ ایک دن کا نور ہے
ایک رات کا نور ہے چاند سورج نے جب یہ بات سنی تو بہت راضی
ہوے ایک دن بادشاہ نے اُن سے پوچھا کہ تان سین کلانوت کیا ہے
اُنھون نے کہا جیسے رات اور دن مین صبح کا وقت اچھا ہے ویسے ہی
ہم کلانوتون مین تان سین بہتر ہے

لطیفہ ۴۸ - ایک امیر مسند پر بڑے جلوس سے بیٹھا تھا کوئی پنڈت اُس کے بہت پاس آکر بیٹھ گیا امیر نے اُس سے کہا کہ تجھ مین اور گدھے مین کتنا تفاوت ہے پنڈت نے بالشت سے ناپ کر جواب دیا کہ ایک بالشت کا تفاوت ہے اور وہان سے اُٹھ گیا ✣

نقل ۴۹ - ایک سپاہی نے باغ مین جاکر ایک خوبصورت مچھلی پکڑی وہان اکثر لوگ بیٹھے کہتے تھے کہ فارسی مین خوجہ کو مخنث کہتے ہین سپاہی نے اِس بحث کو سنکر یاد رکھا اور مچھلی کو بادشاہ کے حضور مین لے جاکر نذر کی بادشاہ نے خوش ہوکر دیوان سے فرمایا کہ اس کے انعام کے لاکھ روپیہ دو دیوان کو یہ بات بُری لگی اور سپاہی سے کہا یہ مچھلی تو کام کی نہین مگر جو یہ نر ہووے تو ایک مادہ اور مادہ ہو تو نر لاؤ سپاہی بولا کہ یہ تو نہ نر ہے نہ مادہ ہے بلکہ مخنث ہے دیوان لاجواب ہوگیا اور لاکھ روپیہ دے دیئے دیکھو علم کا ایک نقطہ بھی کام آتا ہے ✣

نقل ۵۰ - ایک سردار ایسا تھا کہ جب اُس کا نوکر تنخواہ مانگے تو وہ اُس سے یہ کہہ دے کہ تو تو ہمارا قدیمی چاکر ہے غرض اُس کو تنخواہ نہین دی اس کا نوکر بہت پریشان ہوا یہان تک نوبت پہونچی کہ اُس کے سب کپڑے پھٹ گئے ایک دن سردار زنانہ مین تھا اور نوکر اُن کی ڈیوڑھی پر اُس وقت ایک اتیت ننگے بدن اور خاک لگائے ہوئے زنانہ میں چلا گیا نوکر نے اُس کو منع نہین کیا سردار باہر آکر نوکر پر بہت

غصہ ہوا نوکر بولا باد جود یکہ مین آپ کا قدیمی نوکر ہون مگر پہننے کو کپڑے نہین ملتے اور یہ ننگا جو نظر آیا تو مین نے جانا کہ یہ مجھ سے قدیم چاکر ہوگا اس سبب سے اُس کو نہین روکا سردار یہ سن کر شرمندہ ہوا اور اس کا حق دلا دیا ۔

نقل ۵۱ - بادشاہ نے بیربل سے فرمایا کہ چار احمق پیدا کر کے لاؤ بیربل شہر مین ڈھونڈھنے گیا سو ایک آدمی کو دیکھا کہ جوڑی بیڑا اور مٹھائی تھال مین رکھے ہوے لئے جاتا ہے بیربل نے پوچھا کہ یہ سامان کہان لئے جاتے ہو اُس نے کہا میری عورت نے خصم اور کیا ہے اور اُس سے بیٹا پیدا ہوا ہے سو وہان مبارک باد کو جاتا ہون بیربل نے اُس کو ساتھ لیا پھر ایک آدمی کو دیکھا جو گھوڑی پر آپ سوار ہے اور سر پہ گھاس کا بوجھ ہے بیربل نے پوچھا کہ یہ بوجھ گھوڑی پر کیون نہین رکھا اُس نے کہا گھوڑی حمل سے ہے اُس پر رکھون تو بہت بوجھ ہو جاے بیربل دونون کو بادشاہ کے حضور مین لے گیا۔ بادشاہ بولا دو احمق اور لاؤ بیربل نے عرض کیا موجود ہین ایک جہان پناہ جو ایسی فرمائش کرتے ہین اور دوسرا مین ہون جو ایسون کو ڈھونڈھتا پھرتا ہون ۔

نقل ۵۲ - عالمگیر نے ایک بوڑھے فقیر سے پوچھا کہ میرا وقت اچھا ہے کہ اگلے بادشاہون کا اچھا تھا فقیر بولا اکبر کے وقت مین میلہ ہوا تھا اُس مین ایک خوبصورت عورت جواہر پہنے ہوئے تھی اپنے

ساتھ والیون سے جدا ہو کر پریشان حال پھرتی تھی مین اُس کو اپنے گھر لے گیا اور بہت ضابطہ سے رہی اور اس کے مکان کا پتہ لگا کر اُس کو مع زیور کے پہونچا دیا جہانگیر کے عہد مین پھر دل مین آیا کہ سارا گہنا ناحق دے دیا آدھا اوتار لیتے تو اچھا تھا اور تمھارے وقت مین اگرچہ بوڑھا ہو گیا ہون مگر دل یہی کہتا ہے کہ جو اس عورت کو مع زیور کے گھر مین رکھ لیتے تو کیسے کیسے عیش کرتے فی الجملہ اگلے وقتون مین سے حال کے وقت مین اتنا تفاوت ہے ؁

نقل ۵۳ - ایک آدمی گوبر سے گھڑا بھر کر اور اُس کے اوپر مربہ رکھ کر قاضی کے پاس لے گیا اور اپنا مطلب بیان کیا قاضی نے اُس کے مدعا کے موافق پروانہ کر دیا جب قاضی کھانا کھانے گیا اور گھڑے کا مربہ منگایا تو گوبر نکلا قاضی بہت ناراض ہوا ایک دن وہی آدمی اس کو راہ مین ملا قاضی نے اُس سے فرمایا کہ پروانہ مین کچھ بھول ہے اگر لے آؤ تو درست کر دین اُسنے کہا پروانہ مین تو بھول نہین مگر گھڑے مین کچھ چوک ہو گی ؁

نقل ۵۴ - نوشیروان کا خزانہ کھولا گیا تو اُس مین ایک تختی نکلی جس پر یہ پانچ باتین لکھی ہوئی تھین ایک جو کوئی دولت نہین رکھتا آبرو نہین رکھتا دوسرے جو کوئی بیٹا نہین رکھتا وہ آنکھون کی روشنی نہین رکھتا تیسرے جو کوئی بھائی نہین رکھتا وہ بازو کا زور نہین رکھتا چوتھے جو کوئی عورت نہین رکھتا وہ آرام نہین رکھتا پانچوین جو کوئی چارون ہی نہین رکھتا وہ کچھ دکھ ہی نہین رکھتا ؁

لطیفہ ۵۵ - خسرو بادشاہ نے وزیر سے کہا جو موت نہ ہوتی تو کیا
اچھی بات تھی وزیر نے عرض کی اگر موت نہ ہوتی تو آپ کو
بادشاہی کب ملتی ؟

نکتہ ۵۶ - خان خانان کہتا تھا کہ بے دغا بازی کا آدمی کام
کا نہین مگر دغا بازی کی ڈھال کرنا جائز ہے تلوار کرنا جائز نہین -

نقل ۵۷ - ایک حلوائی چھاچھ مین پانی ملا کر بیچتا تھا اُس کے
ہزار روپیہ جمع ہوے ایک بندر روپیون کی تھیلی اُٹھا کر جمنا کے
کنارے درخت پر جا بیٹھا اور ایک ایک روپیہ تو پانی مین ڈالتا گیا
اور ایک ایک کنارہ پر اُس وقت کسی شخص نے بندر کے مارنے کا
ارادہ کیا حلوائی بولا کیون مارتے ہو چھاچھ کے روپیہ تو کنارہ
پر ہین اور پانی کے روپیہ پانی مین گئے دیکھو حرام کا روپیہ کارآمد نہین ؏

نقل ۵۸ - ایک ساہوکار کا بیٹا دہی کے سوا اور کچھ نہین کھاتا تھا
اس سبب سے دُبلا ہو گیا ساہوکار نے بہت علاج کیا مگر بیٹے کا مزاج
نہین بدلا مگر ایک آدمی نے دہی چھڑا دینے کا اقرار کیا ساہوکار
نے اُسکو بیٹے کے پاس نوکر رکھا وہ بھی دہی کے سوا اور کچھ نہین کھاتا ساہوکار
کا بیٹا اُس سے بہت راضی ہوا - ایک دن اُس نے اپنے نوکر سے
پوچھا کہ تم سدا ہی دہی کھاتے ہو اس مین کیا فائدہ ہی نوکر بولا مین نے
ایک اتیت کی بہت خدمت کی تھی اُس نے راضی ہو کر مجھ کو دہی کھانا
بتایا سو دہی مین چار فائدے ہین ایک بوڑھا نہین ہووے دوسرے

گھر مین چور نہین آوے تیسرے کُتّا نہین کاٹے چوتھے پانی مین نہین ڈوبے ساہوکار کے بیٹے نے چارون قاعدے کی شرح پوچھی نوکر نے جواب دیا کہ جوان ہی مرجائے تو بوڑھا کہان سے ہووے اور ہمیشہ کھانسی رہے جس سے چور نہ آوے اور کھانسی کے زور سے کمزور ہو کر ہاتھ مین لکڑی رکھے اس واسطے کُتّا نہین کاٹے اور کمزور بیمار کو پانی سے ڈر لگتا ہے اس لئے پانی مین نہین جائیے تو کہان سے ڈوبے ساہوکار کے بیٹے نے یہ باتین سُن کر دہی کھانا چھوڑ دیا *

نقل ۵۹ - ایک چور ساہوکار کے گھر مین گیا ساہوکار جاگتا تھا سو جلدی سے اُٹھ کر باہر آیا اور کواڑون کی زنجیر لگا دی چور محل مین چوسر بچھا کر پانسہ ہاتھ مین لے کر بیٹھ گیا اور ساہوکار کے خزانہ سے ایک تھیلی روپیون کی اُٹھا لی اور اُس کا منہ کھول کر بہت روپیہ تو اپنی طرف رکھے اور تھوڑے سے روپیہ دوسری طرف اور زبر بازی اپنی طرف رکھی اور کمزور دوسری طرف اِس عرصہ مین ساہوکار کوتوال کے پاس جا کر واسطے پکڑنے چور کے کئی آدمی لے آیا اور کواڑ کھولے تب چور نے کہا لعنت تیری ساہوکاری پر کہ مین ہمیشہ تیرے پاس چوسر کھیلنے آتا ہون مگر جب تک تو جیتتا رہا تب تک کچھ نہین کہا اور آج ہی مین جیتا سو تو دغا کر کے اُٹھ گیا اور کوتوال کے آدمی بلالایا یہ کہہ کر دس بیس روپیہ پیادون کو دے دیے اور کوتوال کے پاس جا کر ساری حقیقت بیان کی پیادون نے اُس کی گواہی دی کوتوال

نے چور کو تھیلی دلاکر چھوڑ دیا اور ساہوکار کو جھوٹا کیا فی الواقع عقل کا زور زبر ہے ❖

نقل ۱۰۔ دو حرامزادون نے منصوبہ کیا کہ آج شیرینی مفت کھانا چاہیے اول ایک شخص نے حلوائی کی دوکان پہ جاکر ایک روپیہ کی شیرینی لے کر وہین کھانا شروع کیا حلوائی نے یہ جانا کہ کھانے کے بعد روپیہ دے دے گا اتنے ہی مین دوسرے نے آکر کہا ایک روپیہ کی شیرینی دے دے حلوائی نے تول دی تو وہ لیکر جانے لگا حلوائی بولا قیمت تو دے جاؤ اُس نے کہا کہ مین نے روپیہ پہلے ہی دیدیا دوسرا کہان سے لاؤن حلوائی بولا تو نے مجھ کو دام نہین دیے یہ بھلا مانس جو شیرینی کھاتا ہے اس کی گواہی دے گا تب وہ حرامزادہ کہنے لگا کہ ارے حلوائی تو حرامزادہ ہے جب اس کا ہی دیا ہوا بھول گیا تو جو میرا دیا بھی بھول جائے تو مین کیا کرون اس سے مین بھی جاتا ہون یہ کہہ کر دونون چلے گئے ❖

نقل ۱۱۔ ایک شیطان حلوائی کی دوکان پہ آکر کھڑا ہوگیا حلوائی بولا تو شیطان ہے کچھ نہ کچھ فساد کرے گا اس لیئے آگے چلا جا شیطان نے ایک انگلی چاشنی مین بھر کر دیوار پر لگا دی اور بولا کہ اس سے کیا فساد ہوگا اُس پر بہت ساری مکھیان جمع ہوگئین اتنے مین میر شکار باز کو لے آیا حلوائی کی طوطی مکھیون کو کھانے کے واسطے اُڑی تھی باز نے جھپٹ کر اُس کو مار ڈالا حلوائی نے باز کو ترازو سے ایسا مارا کہ وہ مرگیا

میرشکار نے تلوار کھینچکر حلوائی کو مار ڈالا تب کئی مہاجن حلوائیون نے جمع ہوکر میرشکار کو بھی قتل کیا دیکھو شیطان کی ایک اُنگلی کی چاشنی نے اتنے ظلم کیے ❖

نقل ۶۲ - ایک جوہری موتیون کی مالا لیکر شیدی کے یہان جاتا تھا ایک ٹھگ اچھی پوشاک پہن کر اُس کے ساتھ ہولیا جب دونون شیدی کی حویلی پر پہونچے تب جوہری نے خیال کیا کہ یہ شیدی کا متصدی ہی اور شیدی نے جانا کہ یہ جوہری کا گماشتہ ہے سوکسی نے کچھ وسواس نہین کیا شیدی نے کہا مالا کو رہنے دو اگر رکھین گے تو رکھ لین گے ورنہ شام کو بھیجدین گے جوہری رخصت ہوکر ڈیرہ کو گیا اور ٹھگ اپنے گھر کو جوہری تو شام کے وقت شیدی کے یہان نہین گیا مگر ٹھگ نے شیدی کے یہان جاکر کہا کہ جوہری جی نے یہ عرض کی ہے کہ جو مالا پسند ہو تو رکھ لیجئے ورنہ پھیر دیجئے کیونکہ اس کے خریدار بیٹھے ہین شیدی نے اُس کو جوہری کا گماشتہ جانکر مالا حوالہ کر دی ٹھگ مالا لیکر چنپت ہوگیا۔ دوسرے دن جوہری نے آکر عرض کی کہ نواب نامدار مال پسند ہُوا شیدی نے کہا مال تو تمھارا گماشتہ لے گیا جوہری بولا مین نے تو گماشتہ کو نہین بھیجا تھا شیدی نے جان لیا کہ ٹھگ دغا بازی سے اپنا کام کر گیا اور اس کی قیمت گھر سے دے دی ❖

نقل ۶۳ - ایک ٹھگ جواہر کا ڈبہ لیکر جوہری کے دوکان پر گیا اور دوسرے ڈبہ مین جھوٹے موتی لے گیا جوہری سے کہا کہ ہمارا جواہر ڈیڑھ لاکھ

روپیہ کا ہے سو رہن رکھ کر لاکھ روپیہ دیدو جوہری بولا تمھارا جواہر بہت اچھا ہے مگر پچاس ہزار روپیہ دین گے یہ سُن کر ٹھگ اُٹھ گیا اور دس پانچ قدم جا کر پھر لوٹا اور دوسرا ڈبہ لا کر کہا مال جلدی سے چھڑالین گے پچاس ہزار ہی دو جوہری نے پچاس ہزار روپیہ گن دیے ٹھگ وہ روپیہ لے کر غائب ہو گیا اور جوہری نے ڈبہ پھر کھولا تو جھوٹا جواہر نکلا جوہری نے بادشاہ کو عرضی دی بادشاہ نے جوہری کو بلا کر سمجھا دیا کہ جھوٹے جواہر کی بات کسی سے مت کہو اور رات کے وقت دکان کی دیوار پھوڑ کر صبح ہوتے ہی پنچون کو جمع کرو اور جھوٹی عرضی اس مضمون کی دو کہ دُکان مین چور گھس پڑے اور سب مال لے گئے اُس مین ایک بیوپاری کا مال ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا پچاس ہزار روپیہ مین گروی تھا جب وہ بیوپاری آکر لاکھ روپیہ مانگے گا تو کہان سے دون گا جوہری نے ایسا ہی کیا ٹھگ نے اس بات کو سن کر جانا کہ لاکھ روپیہ کا دعویٰ ثابت ہوا ہے پس جوہری کے پاس آ کہا کہ ہمارا مال ہم کو دو اور اپنے روپیہ لو جوہری نے اُس کو قید کرا کر اپنے روپیہ منگوا لیے ٭

نقل ۴۶ - ایک قاضی مع قبائل کے ناؤ مین بیٹھا جاتا تھا وہ ناؤ ڈوبنے لگی تب ملاح بولا کہ سب اپنے اپنے پاپ ظاہر کرو خدا چاہے تو ناؤ تر جاوے گی قاضی کی لونڈی بولی کہ مین ہمیشہ جھوٹا کھانا قاضی کو کھلاتی تھی قاضی کہنے لگا مین نے جتنے انصاف کیے اُن مین ایک بھی

سچا نہین کیا پھر قاضی کی بی بی بولی کہ میرے پانچ بیٹے ہین مگر اُن مین کبھی
بھی قاضی کا نہین ملاح نے کہا کہ ہم نے بہتیری ناوین پار اتاری ہین
لیکن ایسی گندی ناؤ کوئی نہین اتاری یہ کہہ کر وہ تو اُتر گیا اور
ناؤ ڈوب گئی ۔

نقل ۶۵۔ ایک برہمن اپنا مال کسی اتیت کے پاس امانت رکھکر
پردیس کو گیا تھا جب واپس آیا اور اُس سے اپنی امانت مانگی تو اتیت
لڑنے لگا تب ایک ساہوکار کی عورت نے برہمن سے کہا کہ میری
عقلمندی سے تیرا مال ہاتھ آوے گا مین اتیت کے پاس جاؤن گی تو
وہان آکر اُس سے اپنا مال طلب کرنا تجھ کو دیدے گا تب وہ عورت
بہت سا مال لے کر اتیت کے پاس گئی اور کہا کہ میرا خاوند پردیس
گیا ہے اور اب مین بھی جاتی ہون تم یہ مال امانت رہنے دو اتنے مین
وہ برہمن آپہونچا اور بولا کہ میری امانت دیدو اتیت نے دل مین
سوچا کہ برہمن کا مال تھوڑا ہے اور اس عورت کا بہت ہے اگر برہمن
سے انکار کر جاؤن تو اس کے دل مین شبہ پڑ جاے گا اور اپنا مال واپس
لے جائے گی سو اس نے برہمن کی امانت نکال کر حوالے کر دی اس
عورت کی باندی آئی اور کہنے لگی کہ ساہوکار گھر آگیا ہے عورت
نے اتیت سے کہا اب مین مال نہین رکھتی اور وہان سے اُٹھ کر
اپنے گھر آئی ۔

نقل ۶۶۔ شاہجہان بادشاہ نے موتیون کی ایک مالا عالمگیر کو

د[illegible] وہ لوٹ گئی اور [illegible] چار روانہ جاتے رہے شاہزادہ نے اُن کی
مانند [illegible] بہت تلاش کیے مگر نہ ملے تب علی مردان خان
کے پاس خوجہ کو بھیجا علی مردان خان نے کئی قسم کے موتیون سے
رکابی بھر کر عالمگیر کے پاس بھیج دی اور وش بیش[1][2] موتی خوجہ کو بھی
دیے خوجہ نے آکر وہ رکابی عالملگیر کے سامنے رکھی عالمگیر نے پادشاہ
کے حضور مین رکھی پھر بادشاہ کے حضور مین آکر عرض کی کہ علیمردان
خان سے مین نے پانچ موتی منگوائے تھے اس نے رکابی بھر کر بھیج دیے
اگر ایسا آدمی باغی ہووے تو پادشاہی بگڑ جاے بادشاہ نے کہا ہم
کو معلوم ہوا کہ یہ وقت پڑے آدمی کو مانتا ہے کہ تم علی مردان خان کی
احسان مندی چھوڑ کر تلاش کرتے ہو سو وقت کا تقاضا دیکھ کر تم ہی
پادشاہی کروگے ❊

نقل ۷۹ ۔ مہاراج رام سنگھ کے جواہرات کے ڈبہ کو دہلی مین چور
لے گئے اُس کا کچھ پتہ نہین ملا ایک دن مہاراج گھوڑے کی سواری
کیے ہوئے جاتے تھے راستہ مین ایک آدمی مہاراج کی صورت
دیکھ کر پیشاب کرنے کو بیٹھ گیا مہاراج نے اُس کو قید کر کے جواہر کے
نشان لیے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اُس کو چور کس طرح جانا مہاراج
بولے کہ ہمارے دیکھنے کے واسطے لوگ دور دور سے آتے ہین اور
یہ ہم کو دیکھ کر پیشاب کے بہانہ رو برو نہ ہوا تب ہم نے جان لیا
کہ جواہر کا چور یہی ہے ❊

نقل ۶۸ - ایک کلاونت ساہوکار کے [illegible] گانے لگا ساہوکار نے خوش ہو کر لاکھ روپیہ انعام کی چٹھی دوکان [illegible] راضی راضی دُوکان پر گیا گماشتہ نے ایک دھیلا دیا کلاونت ساہوکار کے پاس پھر گیا ساہوکار نے کہا حساب کے روسے تو دھیلا تجھ کو مفت دیا ہے ورنہ تو نے گا کر ہم کو خوش کر دیا ہم نے چٹھی لکھ کر تجھ کو راضی کر دیا ❊

لطیفہ ۶۹ - ملا دو پیازہ ایران گیا تو وہان کے بادشاہ نے ہندوستان کے بادشاہ کی صورت جاضرورین لکھا کر جلاب کی دوا اُس کو کھانے مین دلوائی مُلّا نے کھانا کھایا تو پاخانہ کی حاجت ہوئی جاضرورین گیا وہان ہندوستان کے بادشاہ کی صورت دیکھی فوراً باہر نکل آیا - بادشاہ نے پوچھا کہ تم نے وہان کیا دیکھا مُلا بولا مین سمجھ گیا کہ آپ کو قبض کا آزار ہے اِس واسطے اُس جوانمرد کی صورت جاضرورین لکھ رکھی ہے تاکہ دیکھتے ہی جلاب لگجائے ❊

نقل ۷۰ - ایک دن عالمگیر بادشاہ اُداس بیٹھے تھے حسن علی خان نے آکر عرض کی مین چلا آتا تھا سو ایک جگہہ دو ساہوکارون کی حویلیان برابر برابر تھین وہان ایک اونٹ نے گوز مارا دونون کے جھگڑے ہوئے ایک کہے میرا مال ہے دوسرا کہتے میرا مال ہے یہ بات مین نے سُنی اور اُن سے کہا کہ تم دونون جھوٹے ہو بیت المال تو سرکار کا ہے یہ سُنکر بادشاہ نے ہنس دیا ❊

نقل ۷۱ - ایک ظالم وزیر سے سب لوگون نے دردمند ہو کر ایک

دن یہ بات ٹھہرائی کہ اس کو دغا بازی سے مار ڈالین جب وزیر دربار مین آیا
تو چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کو کچھ بیماری ہے کوئی اندر نہین جا سکتا وزیر
گھر چلا گیا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ آج وزیر نہین آیا اِس کا کیا سبب ہے
خدمتگار نے کہا کہ اُس کی طبیعت بیمار ہے بادشاہ بولا کہ جا کر خبر لاؤ خدمتگار
کچھ دور جا کر لوٹ آیا اور عرض کی کہ وزیر بہت ماندہ ہے بادشاہ نے علاج
کے واسطے حکیمون کو بھیجا حکیمون نے عرض کی کہ وزیر کا عارضہ سخت ہے
وہ اُس سے جان بر نہ ہوگا پھر عرض کر آئے کہ وزیر زندہ نہ رہے گا
پھر عرض کی کہ وزیر مر گیا بادشاہ کو بہت اندیشہ ہوا پھر کسی نے عرض
کی کہ وزیر مر کر بھوت ہوا ہے سو ہو بہو نظر آتا ہے ایک دن بادشاہ
سوار ہو کر جاتا تھا وزیر نے آکر سلام کیا اور روبرو ہو کر کچھ عرض
کرنے لگا ہر کارون نے عرض کی کہ وزیر مر کر بھوت ہوا ہے اور اب
وہی صورت بنا کر روبرو آیا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ مار کر نکال دو پس
سبھون نے مارے لاٹھیون اور گھوسون کے وزیر کو مار ڈالا دیکھو بغیر
رضامندی رعیت کے بادشاہ کی مہربانی کچھ کام نہین آتی ❊

نقل ۲۷۔ ایک برہمن کو راستہ مین شیر نے دیکھ کر چاہا کہ اس کو مار کر
کھا جاؤن برہمن نے کہا کہ مین اپنی عورت سے ملکر پھر آؤن گا اُس وقت
تو جو چاہے کیجیو اور جو نہ آؤن گا تو تجھ کو بُری مصلحت دینے کا پاپ لگیگا
شیر نے اُس کو رخصت دی برہمن گھر جا کر پھر آیا اور درخت پر چڑھ گیا
شیر بولا تو نیچے اُترے تو تجھ کو کھاؤن برہمن نے کہا مین نے جو سوگند

کھائی تھی سو تجھ کو یاد ہے اب یہ کہہ کہ تجھے نیچے اوترنا مناسب ہے کہ نہیں شیر
نے کہا بری صلاح دینے کا بڑا پاپ ہے سو تجھکو اُترنا صلاح نہیں برہمن
چھت پر چڑھا رہا اور شیر چلا گیا پھر برہمن اوتر آیا ۞

لطیفہ ۳۷ - ایک آدمی کی صورت صبح اُٹھ کر جو کوئی دیکھتا تھا اُس کو
روٹی نہیں ملتی تھی ایک دن بادشاہ نے بلوا کر علی الصباح اُس کی
صورت دیکھی اتنے میں شکار کی خبر آئی بادشاہ کھانا کھائے بغیر سوار ہو گیا
مگر شکار ہاتھ نہیں آیا اور بادشاہ حیران ہو کر رات کو گھر آیا اور حکم دیا کہ اسکو جان
سے مار ڈالو تب وہ بولا کہ آپ مجھ کو دیکھ کر صرف بھوکے ہی رہے اور میں
آپ کا منھ دیکھ کر جان سے ہی مارا جاتا ہوں بادشاہ نے اس بات سے خوش
ہو کر اُس کو چھوڑ دیا ۞

لطیفہ ۳۸ - اکبر بادشاہ نے جب لیمون کو دیکھ کر بیربل سے کہا کہ یہ چیز
کیا مرجھوں سا ہو رہا ہے بیربل نے عرض کی دو چار بوندیں پڑینگی
تو پھیل کر جنت ہو جائیگا جیسا بادشاہ کی ذات ہے ۞

نقل ۳۹ - ایک شخص جو کہ غلام کسی امیر کا تھا کہنے لگا کہ جو
میں بادشاہی پاؤں تو خوب انصاف کروں غلام بولا مجھ کو بادشاہی ملے
تو ظلم کروں خیر وہ دونوں ایک شہر میں پہونچے جہاں کا بادشاہ یہ کہہ
مرا تھا کہ صبح کو باز اڑایا جائے جس کے سر پر باز بیٹھ جاوے اُسی کو بادشاہ کرنا سو
وہاں والے باز اڑایا تو بیٹھے باز غلام کے سر پر آ بیٹھا غلام کو نور اور پوشاک
پہنا کر بادشاہ کر دیا اُس نے ظلم کرنا شروع کیا اور اپنے مالک کو بلا کر

بہت مہربانی کی مالک بولا خدا نے تم کو بادشاہ کیا ہے ظلم کرنا مناسب نہیں
غلام بولا اگر خدا کی مرضی انصاف کی ہوتی تو باز تمھارے سر پہ بیٹھتا پھر میں خدا
کی مرضی کے مخالف کیون کرون ✤

نکتہ ۶۷ ۔ خان خانان نے اپنے چوبدار سے کہہ دیا تھا کہ کیمیاگر
اور ولی کو مت آنے دو جو کیمیاگر اور ولی ہوگا وہ ہمارے پاس کیون
آئے گا اور جو آتا ہے سو دغاباز ہے ✤

لطیفہ ۷۷ ۔ ایک دفعہ نوری بی طوائف کو حمل تھا سو وہ اُسی
حالت میں ناچنے لگی امیر خان نے کہا ہشیار رہنا کہیں انڈا نہ گر پڑے
نوری بی بولی بڑا تعجب ہے انڈا تو گرا نہیں اور بچہ بول اُٹھا ✤

نقل ۷۸ ۔ ایک ساہوکار نے کشتی کے ایک پلہ میں جنس بھری
اور دوسرے پلہ میں دھول بھری اور سوداگری کو چلا کسی نے کہا کہ تم
نے دھول کیون بھری ہے ساہوکار بولا کہ اور جنس نہ تھی اس واسطے
تول برابر کرکے دونون پلون میں بھر دی وہ شخص بولا کہ جو وہی جنس
آدھی آدھی کرکے دونون پلون میں بھرتے تو فائدہ تھا ساہوکار نے
کہا میرا نصیب اچھا ہے تو اسی میں فائدہ ہوگا پس وہ جہاز میں سوار ہوکر
ایک ولایت میں گیا وہان کا بادشاہ بیمار تھا علاج کے واسطے ہندوستان
کی خاک ڈھونڈھتے تھے سو ساہوکار کو سونا دے کر سب ڈھولے گئے
اُس سے بادشاہ کو آرام ہوگیا بادشاہ نے ساہوکار سے محصول وغیرہ
میں بہت رعایت کی اور خلعت دے کر رخصت کیا اس نقل کا خلاصہ یہ ہے

کہ اگر صاحب نصیب بے شعوری بھی کرے جب بھی اُس کو فائدہ ہوتا ہے *

لطیفہ ۷۹ - بادشاہ نے بیربل سے کہا کہ آج ہم نے خواب مین دیکھا کہ تو چرکین کے حوض مین لوٹتا ہے اور ہم شہد کے حوض مین لوٹتے ہین بیربل بولا یہی خواب مجھ کو بھی آیا تھا مگر اتنا تفاوت ہے کہ حضور مجھ کو چاٹتے ہین اور مین حضور کو چاٹتا ہون *

نقل ۸۰ - نوشیروان بادشاہ ظالم تھا ایک دن بزرجمہر وزیر کو ساتھ لے کر شکار کے واسطے گیا رات کو یہ دونون ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے اُس پہ دو اُلّو بولے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیا کہتے ہین وزیر بولا کہ ایک الو دوسرے اُلّو سے کہتا ہے کہ مین اپنی بیٹی تیرے بیٹے سے بیاہ دون گا دوسرا کہتا ہے کہ بیس اوجڑ گانون جہیز مین دے تو قبول کرون وہ اُلّو کہتا ہے کہ جو یہی بادشاہ وزیر رہے تو سارا ملک ہی اُجڑ ہو جائے گا بادشاہ یہ سُن کر شرمندہ ہوا اور محل مین آکر حکم دیا کہ مین کل انصاف کے واسطے بیٹھون گا جس جس کا جو کام مطلب ہووے وہ عرضی لکھ لکھ کر حوض مین جمع کرین سو وہ حوض عرضیون سے بھر گیا بادشاہ نے انصاف کے واسطے عرضی منگوائی تو اول ہی ایک عورت کی عرضی آئی جس مین لکھا تھا کہ میرے بیٹے کو طوطے کے واسطے شاہزادہ نے مار ڈالا ہے بادشاہ نے شاہزادے کو قتل کروا دیا اور کہا کہ اور انصاف کل کرین گے پس رات ہی مین سبھون نے اپنی اپنی عرضی

نے جاکر قضیہ فیصل کر لیا بادشاہ نے پھر آ کر عرضیان مانگین تو ایک بھی نہین آئی *

نقل ۸۱ - شیوسنگھ سنجاوت راجہ ابھے سنگھ راٹھور کے پاس گیا وہان ایک کسبی نے کل کی چلتی ہوئی پتلی راجہ کے نذر دی راجہ نے پھول کی مالا اُس کے ہاتھ مین دیدی تب شیوسنگھ نے کہا راکھی کے بدلا مانگنے کو آئی ہے راجہ نے اس کو شیوسنگھ کی طرف مع ہار کے بھیجے شیوسنگھ نے سر جھکا کر کہا کہ کلجگ مین سومبر کے ریت آپ ہی کے دربار مین دیکھی راجہ ابھے سنگھ چپ ہو رہے *

نقل ۸۲ - صابر علی ایک مسخرہ تھا اُس سے ایک بینوا نے کہا کہ تیرے باپ نے مجھ سے خواب مین کہا ہے کہ میرے بیٹے سے پانچ روپیے لینا سو اب تو دے دے اُس نے کہا مین بھی تو پوچھ دیکھون دوسرے دن دونون پھر ملے تو صابر علی نے کہا کہ مین نے باپ سے پوچھا تھا وہ بولا کہ مین نے اُس سے نہین کہا بینوا بولا اُسے سخت مالیخولیا ہے کہ مجھ سے تو یون اور تجھ سے یہ کہا *

نقل ۸۳ - اکبر بادشاہ سے کسی امیر نے کہا کہ بیربل کو رخصت کر دیجیے آپ کی بات کا جواب مین دیا کرون گا بادشاہ نے بیربل کو رخصت کر دیا وہ باندھو کے راجہ کے یہان جا کر چھپ رہا بادشاہ نے اُس امیر سے کہا کہ اٹھارہ بہار بناس پاتی کا بیج لا دو امیر نے چھ مہینے کا اقرار کیا مگر وہ چیز نہین ملی تب عرض کی کہ سب کے بیج تو پیدا نہین ہوتے بادشاہ نے فرمایا

کہ بیربل کے پیدا کرنے کے واسطے سب جگہ یہ فرمان بھیجو کہ آگرہ مین باوری کی شادی ہے تم اپنے یہان کے سب تالاب اور باوری بھیجدو کسی سے اِس کا جواب نہین آیا مگر باندھتو کے راجہ نے بیربل کی صلاح سے یہ عرضی لکھی کہ چھوٹے بڑے تالاب باوری گوالیار تک آگئے ہین آپ آگرہ کے تالاب اور باوری کو اُن کی پیشوائی کے لئے بھیجو تو آگے بڑھین بادشاہ نے اُس عرضی سے جان لیا کہ بیربل باندھتو مین ہے پس وہان سے بلوا کر فرمایا کہ اٹھارہ بہار بناس پتی کا بیج پیدا کرو بیربل نے حوض مین سے پانی لیکر نذر کیا اور کہا کہ سب بناس پتی کے بیج یہ ہے ❊

نقل ۸۴ - ایک کھتری نے کہا کہ ہم نے ایسی ہڑین دیکھین کہ جو کوئی اُن کو ہاتھ مین لے اُسے دست آجاوین دوسرے نے کہا کہ ہم نے ہڑون کی مردنگ دیکھی جس سے مردنگ بجانے اور سننے والے کو دست لگ جاتے تھے کھتری نے پوچھا کہ مردنگی کیا کرتا تھا اُس نے کہا مردنگی تو ہمیشہ ہی مقعد کے نیچے ہانڈی باندھی رکھتا تھا ❊

لطیفہ ۸۵ - جہانگیر بادشاہ نے جودہ بی بی سے پانی مانگا جودہ بی بی چھوٹے پیالہ مین پانی لے گئی اور بولی کہ حضرت کو چھوٹے برتنون سے شوق ہے اس واسطے مین نے مرضی کے موافق کام کیا یہ طعن نورجہان پر ہوئی ❊

لطیفہ ۸۶ - جب حسن علی خان اور عبداللہ خان نے فرخ سیر بادشاہ کو قید کرکے اُس کی آنکھون مین سلائی پھروادی ... داد خان کو بھی جو اُس کا عزیز مصاحب تھا قید کرکے بلوایا اور کہا کہ تیرے دل مین جو کوئی آرزو ہو وہ کہہ دے

اُس نے کہا صرف یہ آرزو ہے کہ میرا مُنھ کالا کرکے اور سر منڈوا کے اور گدھے پر سوار کرکے شہر مین منادی کرا دو کہ جو کوئی اپنے خاوند سے نمکحرامی کریگا اُسکا یہ حال ہوگا یہ سُن کر حسن علی خان اور عبداللہ خان شرمندہ ہوئے ؀

نقل ۸۷ - ایک دن رام کشن جوتشی کھانا کھانے کو بیٹھے تو خاصہ مین بھرتا بھی تھا اُس کو پسند کرکے بولے کیا اچھا بھرتا ہے اُن کی بی بی نے کہا کیا اور کر دون رام کشن بولے ہم مین ایسی کیا چوک پڑی ہے بی بی نے کہا کہ لوگ تم کو جوتسی کہتے ہین رام کشن چپ ہو رہے پھر جب رسوئی کہا چکے تو بولے کہ تمھاری بین تھو کون عورت نے کہا تمھاری تیھرکی ہے تھو کو رام کشن سے اس کا جواب نہ بن آیا ؀

لطیفہ ۸۸ - رام کشن کی بی بی اپنے باپ کے گھر جاتی تھی رام کشن نے کہا کہ جلدی آنا اور جو دیر ہو جائے تو کاتک مین تو بغیر بلائے آؤ گی وہ بولی میرا آنا ہوا تو جیسا کہ مین تم ہی آؤ گے ؀

لطیفہ ۸۹ - رام کشن کی عورت کی تعریف سن کر بادشاہ نے روبرو بلایا اور فرمایا کہ ہمارے گھر میں رہنا قبول کرو اُس نے جواب دیا کہ ہم تو بانجھ ہین آپ جنتی کو رکھو گے بادشاہ لاجواب ہوگیا ایک خواجہ سرا نے پوچھا کہ تمھارا وطن کون ہے عورت بولی سانگڑا ہے (سانگڑا ایک گانو کا نام ہے) خواجہ سرا نے کہا اب ویسے ہی ہے وہ بولی تم سے اُس مین سے بہت نکلے ہین آپ ویسی کیسے رہی ؀

لطیفہ ۹۰ - ایک عورت لڑکے کو بغل مین لیئے ہوئے جاتی تھی ایک جوان نے

لڑکے کو چوم کر کہا یہ تیرے کارخانہ مین سے نکلا ہے اس لئے مجھ کو پیارا لگتا ہے
عورت بولی اس کو نکلے ہوئے تو بہت دن ہوئے مگر اس کے باپ کا فلان ابھی
نکلا ہے اگر اُس کو چاٹے تو بہت پیارا لگے ؂

نقل ۹۱۔ ایک کلانونت سے کسی سردار نے سورٹھ گانے کی فرمائش کی
کلانونت بولا کہ سورٹھ گانے سے کھانے کو نہین ملتا سردار بولا ہم کھانے کو
بھجوا دین گے تب کلانونت نے سورٹھ گائی بعدہٗ وہ سردار کھانا کھانے
کے واسطے محل چلا گیا اور لونڈی کے ہاتھ خاصہ بھر کر بھیجا کہ جو کوئی باہر گاتا ہو
اس کو دے آنا باہر ایک سورداس گاتا تھا لونڈی جا کر اُس کو دے آئی پھر سردار
نے باہر آکر کلانونت سے پوچھا کہ تونے کھانا کھایا وہ بولا نہین کھایا سردار نے
غصہ ہو کر باندی کے اوپر جوتا پھینکا مگر باندی کے نہ لگا اور کلانونت کے جا لگا
کلانونت بولا سورٹھ گانے سے بھوکے تو ہمیشہ رہتے تھے مگر آج جوتے کا اضافہ ہوا

نقل ۹۲۔ ایک کلانونت اپنی عورت کو لئے ہوے جاتا تھا راستہ مین دھاڑ
والے اُس کو مارنے لگے وہ عورت کو بغل مین لیکر بیٹھ گیا کہ جو سر مین جگ نہین
مرتا دھاڑ والے یہ بات پسند کر کے اُس کو چھوڑ گئے ؂

نقل ۹۳۔ ایک دن کئی کلانونت کسی نواب کے یہان جا کر انعام لائے اُسے
دیکھ کر ایک عورت نے کہا کہ میرے لڑکے کو بھی ساتھ لیجایا کرو وہ ایک دن اُس
کے لڑکے کو ساتھ لے کر نواب کے یہان گانے کے لئے گئے نواب نے خوش ہو کر
فرمایا کہ ان کو گھوڑا اور جوڑا دو اس اثنا مین اُس لڑکے نے ایک کنکر پھینکا
سو وہ نواب کے سر پر جا لگا نواب نے غصہ ہو کر دس دس جوتا سب کلانونون

کے لگوائے کالا تو تون نے لڑکے سے کہا ہم کو آج گھوڑا چوڑا ملتا سو تو نے سب

کھو دیا لڑکا بولا گھوڑا چوڑا تو کہاں تھا یہ پاپوش بھی مین نے دلائے ہیں

نقل ۴۹ - ایک بادشاہ کے تین عقلمند بیٹے تھے بادشاہ نے تینون

سے فرمایا کہ مین تو بوڑھا ہوا اب بادشاہی تم کرو انھون نے عرض کی کہ

ابھی آپ سلامت ہو ہم بادشاہی کس وجہ سے کرین ہم سے کبھی ایسی

بے ادبی نہ ہوگی بادشاہ نے ناراض ہو کر تینون کو نکال دیا یہ تینون اور

ملک مین جا کر ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے وہان ایک سار بان نے آ کر

پوچھا کہ آگے کوئی ایک اونٹ گیا ہے اُس کو تم نے بھی دیکھا ہے بڑے

شاہزادہ نے بے دیکھے ہی سوچ کر کہا کہ وہ اونٹ ایک آنکھ سے کانا ہے دوسرا

بولا اُس کا ایک دانت بھی ٹوٹا ہے تیسرے نے کہا وہ ایک پانون سے لنگڑا

بھی ہے ساربان بولا تم نے پتے تو خوب دیے اور آگے جا کر اونٹ کو ڈھونڈھنے

لگا مگر اُس کو نہین ملا تب آ کر اُن سے پھر پوچھا بڑے شاہزادہ نے کہا کہ تیرے

اونٹ پر ایک عورت سوار ہے دوسرا بولا کہ اُس عورت کو حمل بھی ہے تیسرا بولا

کہ اُس کے بیٹا ہوگا ساربان بولا کہ یہ تینون باتین بھی سچی ہین مگر اونٹ تم نے

اُڑایا ہے اِس واسطے مجھ کو نہین ملتا اب مین اونٹ تم سے لونگا پس بہت آدمی

جمع ہو کر شاہزادے کو قید کر کے اُس ملک کے بادشاہ کے پاس لے گئے

ساربان نے سب حال عرض کیا کہ انھون نے میرے اونٹ کے سارے پتے

بتا دیے ہین سو یہی چور ہین بادشاہ نے اُن کو قید کر دیا وہ ایک رات قید

رہے علی الصباح ساربان نے آ کر عرض کی میرا اونٹ مل گیا اور عورت

کے بیٹا ہوا ہے یہ سپاہی چور نہین ہین بادشاہ نے اُن کو بلوا کر پوچھا کہ تم
نے اونٹ تو دیکھا بھی نہین اور اُس کے سارے پتے کیسے بتا دیے اُن
مین سے ایک نے کہا کہ اونٹ نے چرتے مین ایک ہی طرف کی گھاس کھائی
تھی اور دوسری طرف منھ نہین ڈالا اس واسطے مین نے جانا کہ اونٹ کانا
ہے دوسرے نے عرض کی کہ اُس نے جہان گھاس کھائی بیچ کے تنکے نہین
ٹوٹے تھے اِس سے مین سمجھ گیا کہ اونٹ کا دانت ٹوٹا ہے تیسرا بولا کہ اونٹ
کے تین پانون کے نقش تو برابر تھے مگر چوتھا نقش گہرا تھا اِس وجہ سے
مین نے جانا کہ اُس کا ایک پانون لنگڑا ہے پھر ایک نے کہا کہ وہ اونٹ ایک
جگہ بیٹھ گیا تھا اور عورت نے اوتر کر پیشاب کیا جو کہ وہ پیشاب دونون پانون
کے بیچ مین تھا اس واسطے مین سمجھا کہ عورت اُس پر سوار ہے دوسرے نے
کہا کہ وہ دونون ہاتھ زمین پر ٹیک کر اُٹھی تھی مین نے ہاتھون کے نشان
سے معلوم کیا حاملہ ہے تیسرے نے کہا کہ اُن نشانون مین داہنے ہاتھ کا
نشان گہرا تھا اس واسطے مین نے کہہ دیا کہ لڑکا ہوگا بادشاہ نے خوش ہوکر
تینون کو رکھ لیا یہ تینون ہمیشہ بادشاہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے ایک دن
بادشاہ نے شراب اور کباب اِن کے واسطے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ تم ہی کھالو
آج مین نہین آؤن گا یہ تینون کھانے لگے بادشاہ ان کی باتین سننے کو
دیوار کے پیچھے چھپا ہوا تھا بڑے شاہزادہ نے کہا کہ آج اس شراب مین
مردہ کی بو آتی ہے دوسرا بولا کباب میں کیتا کے دودھ کی بو آتی ہے۔
تیسرا بولا کہ خود بادشاہ باورچی کا بیٹا ہے بعد اس کے بادشاہ نے ان

کے پاس جاکر پوچھا کہ تم ابھی کیا باتین کرتے تھے اُنھون نے وہ تینون باتین
پھر کہین بادشاہ نے شراب کی حقیقت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وزیر نے جو
قبرستان مین باغ لگایا ہے یہ شراب وہان کے انگورون کی ہے پھر کباب کی
تحقیقات کی تو کھل گیا کہ بکری تو مر گئی تھی اور اُس کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلا کر پالا
تھا یہ کباب اُس کے گوشت کے تھے پھر بادشاہ ننگی تلوار ہاتھ مین لے کر اپنی
مان کے پاس گیا اور کہا کہ سچ کہہ دے کہ مین کس کا نطفہ ہون اُس کی مان
بولی کہ ایک دفعہ بادشاہ تو شکار کو گئے تھے اور مجھ کو شہوت کا غلبہ ہوا مین
مین نے باورچی کو جو دولت خانہ مین تھا بلوا کر اپنا کام کر لیا تو اُس کے
نطفہ سے ہے تب بادشاہ شاہزادون کے پاس آیا اور بولا کہ تمھاری باتین
سب سچی ہوتی ہین مگر یہ کہو کہ تم نے یہ باتین کس طرح معلوم کین بڑا شاہزادہ
بولا کہ شراب کے نشہ مین خوشی حاصل ہوتی ہے مگر اس شراب سے دل کند
ہوا اس واسطے سمجھ لیا کہ اس مین مردہ کا کچھ اثر ہے دوسرا بولا کہ بکری کے
دودھ پینے والے کا گوشت نرم ہوتا ہے اور کتیا کے دودھ پینے والے کا
سخت اُن کبابون کا گوشت سخت تھا تیسرے نے کہا بادشاہ کو انصاف
وغیرہ کا شوق ہوتا ہے مگر آپ کے یہان سوائے کھانے پکانے کے
کوئی بات نہین دیکھی اس لئے جانا کہ آپ مین کسی باورچی کے نطفہ کا اثر ہے
بادشاہ نے فرمایا کہ اب یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اُنھون نے اپنی ساری
حقیقت بیان کی بادشاہ نے اُن کو اپنی بیٹیان بیاہ کر فوج و لشکر کے ساتھ
اُن کے گھر پہونچا دیا۔

نقل ۹۵ - ایک کلاونت کسی بخیل کے پاس جاکر گانے لگا اور وہ بخیل رضائی اوڑھ کر سو گیا تب کلاونت اُس کے پانوٗن دابنے لگا بخیل نے اُس کو چاکر سمجھ کر کہا چلو بلا سے ٹلی کلاونت نے کہا غریب نواز بلا کہان جاسے بلا سے تو حضور کے قدمون سے لگی ہے بخیل نے لاچار ہو کر اُس کو انعام دیا ۔

نقل ۹۶ - نورجہان بیگم نے جہانگیر بادشاہ سے عرض کی کہ میرے نام کا بھارت طیار کرا دیجیئے بادشاہ نے ایک چوبے پنڈت کو بلوا کر دس ہزار روپیہ خرچ کے لیئے دیے اور فرمائش کی کہ ہماری اور نورجہان بیگم کے نام کا بھارت طیار کر و چوبے نے برس روز کا اقرار کیا جب برس روز گزر گیا تو نورجہان نے تاکید کرائی چوبے نے حاضر ہو کر عرض کی کہ بھارت طیار ہو گیا ہے جس مین دروپدی کی جگہ تمھارا نام لکھا ہے مگر دروپدی کے پانچ خاوند تھے اور آپ کے دو ہوے ایک جگن خان دوسرے بادشاہ سلامت مین نے اِن دونون کے نام تو لکھ دیے اب تین کے نام اور بتاؤ تو بھارت پورا ہو جاے نورجہان نے غصہ ہو کر پنڈت کو رخصت کر دیا ۔

نقل ۹۷ - شاہجہان بادشاہ قید مین تھے عالمگیر نے جا کر اُن سے عرض کی کہ آپ تو آٹھوین دن عدالت مین بیٹھا کرتے تھے اور مین روز عدالت کرتا ہون شاہجہان نے کہا ہم آٹھوین دن عدالت تو کرتے تھے مگر جب نقیب فریادیون کو پکارتے تھے تو کوئی بھی نہین آتا تھا اور اب تم باوجودیکہ روز عدالت کرتے ہو پھر بھی بہت فریادی باقی رہجاتے ہین ۔

لطیفہ ۹۸ - ایک دفعہ محمد شاہ حقہ پیتے تھے اُس وقت خان دوران خان
نے کچھ عرض کی بادشاہ حقہ پیتے رہے اور جواب نہین دیا تب خان
دوران خان کہنے لگا کہ حضور نے حقہ کو جو اتنا مُنھ لگایا ہے اس کی
کیا وجہ ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ اس مین یہ وصف ہے کہ بے
پوچھے نہین بولتا ؂

نقل ۹۹ - ایک بادشاہ شکار کو گیا تھا وہان اُس کو بہت سردی
لگی تب محل مین آکر دوشالہ اُڑھ لیا اور خدمتگار سے کہا کہ جاڑے
سے جاکر کہو کہ اب تیرا زور نہین رہا خدمتگار نے باہر سے آکر عرض کی کہ جاڑا
یہ عرض کرتا ہے کہ حضرت سے تو میرا زور نہین مگر نوکرون چاکرون کو تو
خوب سمجھون گا بادشاہ نے خوش ہو کر سب کو پوشاک بنوا دی ؂

نقل ۱۰۰ - ایک تپشی کے گھر مین جو ہا رہتا تھا وہ ہمیشہ بلی سے ڈرا
کرتا تپشی نے اُس کو بلاؤ کر دیا تب وہ کتے سے ڈرے پھر اُس کو شیر
کر دیا تو وہ شیر ہو کر آدمیون کو ڈرانے لگا تپشی نے کہا مین نے تجھ کو
چوہے سے شیر کر دیا اب تو آدمیون کو کیون ڈراتا ہے وہ بولا
کہ بے شک مین آپ کی مہربانی سے چوہے سے شیر ہوا سو شیر کا کام کرتا
ہون تپشی غصہ ہوا جس سے وہ چوہا پھر چوہا ہو گیا ؂

لطیفہ ۱۰۱ - دو راجے لڑائی کے واسطے چڑھے ایک خدمتگار کا گھوڑا
لگام نہین مانتا تھا وہ کود کر دشمن کی فوج مین جا پہونچا خدمتگار نے
جان لیا کہ اب مجھ کو دشمن کے آدمی مار ڈالین گے اِس لیئے دوپٹہ اُوڑھ آیا

دشمن کے آدمیون نے صلح سمجھ کر پوچھا کیا تم صلح کرتے ہو اُس نے کہا
ہان آدھا ملک اور راجہ کی بیٹی لو اور کوچ کرو دشمن نے قبول کیا خدمتگار
گھوڑے پر چڑھ کر اپنی فوج مین آیا اور بولا کہ مین نے صلح ٹھہرائی ہے
اب آدھا ملک اور بیٹی دو۔ راجہ نے غضب مین آکر کہا کہ تو نے یہ
بات کس کے کہنے سے کی خدمتگار بولا جو اس گھوڑے پر سوار ہو گا وہ تو سارا ملک
اور بیٹی کی مان کو بھی دے آوے گا*

نقل ۱۰۲۔ ایک عورت وزیر کے پاس رہتی تھی وزیر نے اُس کا
گھر بار چھین کر اُس کو نکال دیا اور بادشاہی خدمتگارون سے کہدیا کہ
جب وہ عورت حضور مین نالش کرنے کو آوے تو اُس کی عرضی اور طرح
پر کرکے اُس کا قضیہ بھی رفع کر دینا جب وہ عورت وزیر پر فریادی
گئی تو بادشاہ نے اُس کی حقیقت پوچھی خدمتگارون نے عرض کی
کہ اس کے خاوند کو مرے ہوے بہت دن ہوے اور یہ اب عرض
کرتی ہے کہ مجھ کو ستی ہونے کی اجازت ملے بادشاہ نے کہا بہتر ہے وہ
عورت کو پکڑ کر لے گئے اور زبردستی آگ مین جلا دیا*

نقل ۱۰۳۔ ایک عورت اپنے باپ کے گھر گئی تھی وہان اُس کے لڑکا
ہوا اور اُس کے بھاوج کے بھی اُسی رات لڑکی پیدا ہوئی دایہ نے
لڑکے کی جگہ لڑکی کو رکھ دیا سو اس لڑکے پہ دونون عورتین جھگڑا
کرنے لگین اور دعویٰ اُن کا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی مارواڑ کے
حضور مین پیش ہوا مہاراجہ نے سب امیرون کو جمع کرکے دربار کیا اور

ڈو گائے ڈو بھینس ڈو بکری اور دو عورتین بلوائین جن مین ہر ایک بچہ کی ماں اور دوسرے بچہ کی ماں تھی اور سبھون کا دودھ نکلوا کر تلوایا بچہ کی ماں کا دودھ بچی کی ماں سے بھاری نکلا تب ان دونون عورتون کا دودھ نکلوا کر وزن کرایا بیٹے کی ماں کا دودھ ہلکا ہوا اور بیٹی کی ماں کا بھاری مہاراجہ نے لڑکے کی ماں کو لڑکا اور لڑکی کی ماں کو لڑکی دلوادی +

نقل ۱۰۴ - ایک مسلمان اپنی عورت سے کہا کرتا تھا کہ مجھ کو شیخ سدّو نظر آتے ہین عورت بولی کہ مجھ کو بھی زیارت کراؤ مسلمان نے کہا تو ناپاک ہے اس لئے تجھ کو نظر نہ آوین گے ایک دن اُس عورت کے پاس کوئی غیر شخص آیا تھا اتفاق سے مسلمان بھی اُسی وقت آپہونچا عورت نے کواڑ کھول دیے اور وہ شخص مسلمان کے روبرو ہو کر نکل گیا مسلمان نے پوچھا یہ کون شخص تیرے پاس آیا تھا عورت بولی کہ یہاں تو کوئی بھی نہین آیا مرد نے کہا ابھی تو میرے روبرو گیا ہے عورت نے کہا وہی شیخ سدّو صاحب ہون گے مین تو ناپاک ہون اس لئے مجھ کو نظر نہ آئے اور تم پاک نظر ہو سو تم کو نظر آئے ہون گے مسلمان یہ سنکر چپ ہو رہا۔

نقل ۱۰۵ - ایک مفلس نے خان خانان کی ڈیوڑھی پر آکر کہا کہ مین نواب کا ساڑھو ہون چوبدار نے جا کر نواب سے عرض کی نواب نے اُس کو بلوا کر بہت تعظیم اور عزت کے ساتھ بٹھایا کسی نے پوچھا کہ یہ مفلس آپ کا ساڑھو کیونکر ہو گیا نواب نے کہا کہ سنپت اور بپت دو بہنین

ہین ایک ہمارے گھر مین اور دوسری اس کے گھر مین اس لئے یہ ہمارے ساڑھو ہوئے ✤

نقل ۱۰۶- ایک کمزور شیر لومڑی کے مارنے کو چلا لومڑی بھاگ کر خرگوش کے گھر مین گئی خرگوش کی مان بیٹھی تھی اُس نے پوچھا کہ تو کیون آئی - لومڑی بولی اِس جنگل کا بادشاہ شیر ہے وہ اپنے گھر کی دیوانی مجھ کو دیتا ہے سو مجھ سے تو کام نہین ہو سکتا مگر اپنے بیٹے کو جو تو میرے ساتھ بھیجے تو دیوانی دلوا دون اُس نے خرگوش کو باہر بھیجا شیر نے نکلتے ہی اُس کو منھ مین رکھ لیا خرگوش کی مان کہنے لگی کہ شیر کیا کرتا ہے لومڑی نے جواب دیا کہ حساب لیتا ہے اُس نے کہا کہ ابھی دیوانی تو کی بھی نہین حساب کاہے کا لیتا ہے لومڑی نے کہا کہ اِس سرکار کا یہی دستور ہے ✤

نقل ۱۰۷- جہانگیر بادشاہ کے عمل مین ایک پٹھان کے گھر لڑکا ہوا اُس نے ایک گائے کے بچھڑے کو ذبح کر کے خوشی کی گائے نے جا کر گھنٹہ کی ڈور ہلا دی بادشاہ باہر آئے اور گائے کے ساتھ آدمی کیا کہ جس نے اِس پر ظلم کیا ہو اُس کی خبر لاؤ گائے پہلے تو مالک کے گھر گئی مالک نے کہا مین نے اس کو اور تو کچھ دکھ نہین دیا مگر اس کے بچہ کو ایک پٹھان کے ہاتھ فروخت کیا ہے تب آدمی گائے کو ساتھ لے کر پٹھان کے گھر گیا پٹھان بولا کہ ہم نے بھی رسم کے موافق اس کے بچہ کو مارا ہے آدمی پٹھان کو لے کر حضور مین گیا گائے بھی ساتھ تھی بادشاہ نے فرمایا کہ پٹھان گائے کا تقصیر وار ہے اِس کے ہاتھ پانؤن باندھ کر گائے کے آگے

ڈالا ویہد تنگا ر دن نے ویسا ہی کیا گائے نے سینگون سے اُس پٹھان کو مار ڈالا ❖

نقل ۱۰۸ - عالمگیر نے سب ہندوون کو مسلمان کرنا چاہا اور لال بابا سے صلاح پوچھی لال بابا نے ایک کھوٹا روپیہ کلمہ کا بھنانے کے واسطے چیلہ کو سونپا چیلہ نے لاکر واپس دیا لال بابا بولے کہ اس پر کلمہ تو ہے چیلہ نے کہا اندر سے کھوٹا ہے کلمہ کچھ کام نہین آتا - تب لال بابا نے کہا کہ جب روپیہ ہی کلمہ کے حرفون سے نہ چلا تو آدمی بغیر صفائی دل فقط کلمہ سے کب نجات پائیگا بادشاہ نے یہ بات سُن کر ہندوون کو مسلمان کرنے کا ارادہ چھوڑ دیا ❖

نقل ۱۰۹ - اکبر بادشاہ نے بیربل سے فرمایا کہ سری رام جی کی جگہ کاغذ اور کتابون مین ہمارا نام لکھا کرو ایک دن بیربل نے پانی کے پیالہ مین بادشاہ کے نام کی چٹھی لکھ کر ڈالی وہ ڈوب گئی پھر نکال کر ڈالی پھر ڈوب گئی بادشاہ نے پوچھا کہ بیربل کیا کرتے ہو بیربل نے کہا کہ پہلے سری رام چندر جی کے نام سے پانی مین پتھر تر گئے تھے اس واسطے اُن کا نام کاغذون کے سر پر لکھا جاتا ہے اب مین نے یہ دیکھا کہ بادشاہ کے نام سے بھی پانی مین چٹھی ترتی ہے یا نہین اگر تر جاے تو بادشاہ کا ہی نام لکھا کرین مگر چٹھی پانی مین نہین تری بادشاہ نے کہا کہ اچھا رام نام ہی رکھا کرو ❖

لطیفہ ۱۱۰ - بیربل بادشاہ کے پیچھے ہاتھی پر بیٹھے جاتے تھے ایک

بڑکا درخت دیکھ کر بولے کہ کیا اچھا برہے بادشاہ نے فرمایا جو اچھا بر ہے
تو بیٹی بیاہ دو بیربل چپ ہو رہے آگے ایک مقبرہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا
کہ مقبرہ تو بہت خوب صورت ہے مگر سیاہی آگئی ہے بیربل نے عرض کی
پوتی لا دیجیے جو خوبصورت ہو جاے گا

نقل ۱۱۱ - ایک راجہ نے خدمتگار سے کہا کہ بھگوان سب کو بدلا دیتا
ہے سواے گلے جنم مین تو عورت ہوگا اور تیری عورت مرد وہ بولا یہ بات تو
واجبی ہے مگر راجون کی بڑی خرابی ہوگی جو بہت عورتین رکھتے ہین اُن
سے بدلا کس طرح لیا جاےگا

نقل ۱۱۲ - ایک برہمن نے بیتشی کے ورشن کو جاکر عرض کی کہ مجھ کو نصیحت
کیجیے بیتشی نے فرمایا کہ جنگل مین جاؤ اول جو چیز ملے اُس کو ڈھانپ دینا
برہمن جنگل مین گیا پہلے پہاڑ دیکھا جب اُسکے قریب گیا تو آولہ کی مانند ہوگیا
برہمن نے اُس کو کھا کر بڑا مزا پایا پھر گند گی کا ڈھیر دیکھا اُس کو خاک سے
چھپانے لگا مگر وہ چھپا نہین پھر اشرفیون کا ڈھیر دیکھا وہ بھی چھپایا
نہین گیا برہمن نے بیتشی کے پاس جاکر سب باتین کہین بیتشی نے کہا پہاڑ
تو غصہ ہے پہلے بڑا ہے پیچھے چھوٹا ہے اُس کو کھا دے تو بہت مزا پائے
اور گندگی کا ڈھیر بدی ہے وہ چھپایا نہین جاتا اور اشرفیون کا ڈھیر
نیکی ہے وہ بھی چھپانے سے نہین چھپتا

نقل ۱۱۳ - اکبر بادشاہ نے بیربل سے پوچھا کہ سری کرشن جی گھنگچیون
کے ہار پہنتے تھے کیا موتیون کے ہار میسر نہ تھے بیربل بولا کہ ہمارے

مذہب مین جو سونے کی تلا وین بیٹھے وہ تو بہت متبرک سمجھا جاے یہ گھونگچی کئی بار سونے اور چاندی کی تلا وین بیٹھی ہے اُس کے نتیجہ سے نہایت اشرف ہوئی او سیر کرشن جی نے اپنے گلے مین ڈالی *

لطیفہ ۱۱۴۔ بادشاہ نے بیربل سے کہا کہ باغمین زنانہ کا بندوبست کرکے سب مردون کو باہر نکال دو بیربل نے ایسا ہی کیا اور بادشاہ سے آکر کہا کہ ایک کوئین مین آدمی ہے وہ باہر نہین نکلتا بادشاہ ایک بیگم کو لے کر بیربل کے ساتھ گئے چنانچہ اب کنوے مین تین عکس نظر آئے تب بیربل بولا کہ پہلے تو حرامزدہ آپ ہی تھا اب ایک بھڑوہ اور ایک مال زادی کو اور ساتھ لایا ہے *

لطیفہ ۱۱۵- نورجہان بیگم نے جہانگیر بادشاہ سے کہا کہ آپ کے منھ مین بڑی بو آتی ہے بادشاہ نے یہ بات جودہ بی بی سے کہی کہ تم تو ہمارے منھ کی بو بُری نہین بتاتیں اور نورجہان بتاتی ہے جودہ بی بی بولی جو ایک مرد کا منھ سونگھے اُس کو دوسری بو کی تمیز نہین ہوتی *

لطیفہ ۱۱۶ -جہانگیر پادشاہ نورجہان کے ساتھ چوسر کھیلتے تھے اُس مین پو بارہ حسب الطلب آئے بادشاہ نے چوسر کھیلنے سے ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ آج تو پاسہ نے حکم مانا اگر آگے کو نہین مانے تو حکم کی سستی ہووے-

نقل ۱۱۷ - نورجہان کا بھائی لاہور کا صوبہ دار تھا اُس کے خدمتگار نے ایک کھتری کی عورت کو دیکھ کر اُس کو بلوایا عورت نے آنا قبول نہ کیا اُس نے دایہ کی معرفت اُس کی حط خال معلوم کی اور اُس پر جھوٹا دعوی

کیا صوبہ دار نے انصاف کر کے عورت کو جھوٹی کر دیا اُس کا خاوند جہانگیر کے حضور مین فریادی آیا بادشاہ لاہور مین گئے اور عورت کو تنہائی مین بلوا کر دیکھی تو ہو بہو نظر آئی اُسے پوچھا کہ تجھ کو نہلانے کے واسطے کون عورت آتی ہے اُس نے دایہ کا نام بتایا بادشاہ کی سمجھ مین آگئی کہ دایہ نے اس کے سب نشان بتا دیے ہین تب بادشاہ نے خدمتگار سے پوچھا کہ تو نے جو دو نین بار کے ملنے سے اُسکے سب نشان بتا دیے تو اپنی عورت کے بھی تمام نشان بتا دے وہ تو تیرے پاس بہت برسون سے رہتی ہے خدمتگار نے اُس کے علامات ٹھیک نہ بتائے بادشاہ نے اُس کو جھوٹا سمجھ کر مع صوبہ دار کے جان سے مروا ڈالا نور جہان بیگم بہت غصہ ہوئی تو بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے تیری محبت مین جان بیچی ہے ایمان نہین بیچا ❊

نقل ۱۱۸ - جہانگیر بادشاہ جمنا کے اوپر جھروکا مین بیٹھے تھے کہ پانی مین ایک مقفل گھڑا نظر آیا بادشاہ نے اُس کو منگا کر کھولا تو ایک عورت کے ہاتھ پانون نکلے تب کمہار اور خبردار کو تلاش کر کے خونی کو پیدا کیا اور جان سے مار ڈالا ❊

نقل ۱۱۹ - نور جہان باغ مین پھرتی تھی وہان ایک باغبان سوتا ہوا نظر آیا اُس کو گولی سے مار ڈالا اس کی عورت فریادی آئی بادشاہ نے اُس کے ہاتھ مین بندوق دی اور کہا کہ نور جہان نے تیرے خاوند کو مارا ہے اور مین نور جہان کا خاوند ہون تو مجھ کو مار ڈال پینکر عورت نے عرض کی کہ مین نے ایسا انصاف پا لیا ❊

نقل ۱۲۰ - جہانگیر بادشاہ کے وقت مین ایران کا ایلچی آیا اُس کو جہانگیر نے اپنی سب فوج دکھائی اُس نے راجپوتون کی فوج کو دیکھ کر بڑی تعریف کی بادشاہ نے کہا یہ احمقون کی فوج ہے انکی آپس مین بڑی دشمنی رہتی ہے اگر اتفاق ہوتا تو ہم کاہے کو بادشاہی کرتے ؁

نقل ۱۲۱ - ایک اتیت سدھ جو گنگا منھ مین لئے ہوئے آسمان مین جاتے تھے خان خانان کے باغ مین اوتر کر سو رہے وہ گولی منھ سے گر پڑی اور خان خانان کو ملی مگر خان خانان نے اُن کو دے دی پھر وہ گجرات مین گئے اور اپنے گرو سے سارا حال بیان کیا گرو نے ایک چیلے کو دہلی مین بھیجا اور اسکو پکا کے سیسے خان خانان کے واسطے بھیجی جس کی ایک بوند سے لاکھ من تانبہ سونا ہو جائے خان خانان اُس چیلہ کو لے کر دریا کی سیر کو گئے اور وہ سیسے جمنا مین ڈال دئے اور کہا کہ مجھے تو ایسا راستہ بتاؤ کہ جس سے دنیا سے چھوٹ جاؤن اور دولت تو پہلی ہی بہت ہے ؁

نقل ۱۲۲ - کسی نے خان خانان کی پالکی مین لوہے کی نیسیری ڈالی خان خانان نے اُس کو پان سیر سونا دلا کر رخصت کیا کسی نے پوچھا کہ اُس نے تو گردن مارنے کا کام کیا تھا پھر آپ نے پان سیر سونا کیون دیا خان خانان نے جواب دیا کہ اِس نے ہم کو پارس سمجھ کر لوہے کی نیسیری پالکی مین ڈالی تھی ؁

لطیفہ ۱۲۳ - عالمگیر پچاس برس کا ہو کر تخت پر بیٹھا تھا ایک دن

گھوڑے کی سواری کئے ہوئے کہین جاتا تھا ایک بھٹیاری اُس کو دیکھکر
بولی کہ دہلی نے بوڑھا خاوند پایا بادشاہ نے یہ سنکر گھوڑے کو دوڑایا
بھٹیاری بولی کہ بوڑھا بھی ہے اور مسخرہ بھی ہے ؂

نقل ۱۴۴- نواب خان عالم کو شاہ جہان بادشاہ نے ایران بھیجا اور
چلتے وقت فرمایا کہ تم کوئی ایسی حکمت کرنا کہ ایران کا پادشاہ ہمارے
خریطہ کی تعظیم دے اور بعد پیشوائی کے سلام کرکے سر پر چڑھا لے
خان عالم بولا کہ ایسا ہی ہوگا غرض جب وہ ایران مین پہونچا اور وہان
کے بادشاہ نے ملازمت کے لئے بلوایا تو کہلا بھیجا کہ ہمارے بادشاہ
نے آپ کے واسطے قرآن بھیجا ہے اُس کو روبرو نذر کرونگا مگر
پیشوائی کرکے اور سر پر چڑھا کے لینا ہوگا بادشاہ نے قبول کیا خانعالم
سوار ہو کر چلا اُس نے اپنے سب گھوڑون کے پانؤن مین سونے کی
ڈھیلی نعل بندھوا دیے تھے وہ راہ مین کھل کھل کر گرتے گئے اور شہر
کے لوگ لیتے گئے اس مین بڑا انبوہ ہوا پھر حضور مین پہونچا وہ خریطہ قرآن
مین رکھدیا تھا ایران کا بادشاہ سامنے آیا اور قرآن کو سر پر چڑھا لیا
خان عالم وہان تک سوار گیا تھا بادشاہ سے بولا کہ اِس مین خریطہ بھی
ہے تب بادشاہ نے پوچھا کہ ہند کے بادشاہ کا رتبہ زیادہ ہے یا ہمارا
خان عالم نے عرض کیا کہ ہند کا بادشاہ پہلی رات کا چاند ہے اور آپ
پورنماشی کے چاند ہو وہ بادشاہ خوش ہوا پھر پوچھا کہ ہند مین کیسا میوہ
ہوتا ہے عرض کی کہ وہان میوہ کے درخت اتنے ہوتے ہین کہ راہ مین

جانے والوں کو دامن پکڑ پکڑ کر میوہ کھلاتے ہین پھر خان عالم سے شطرنج کھیلے ہنوز وہ بازی تمام نہین ہوئی تھی کہ خان عالم کو ڈیرہ کی رخصت دی پھر بادشاہ نے چال نکال کر خان عالم کو بلوایا خان عالم نے عرضی لکھی کہ جو آپ گھوڑے کو کٹا کر پیادہ کا مات کیا چاہتے ہین وہ کبھی نہ ہوگا تب بادشاہ نے شطرنج اُٹھا دی ✣

نقل ۱۲۵ ۔ ایک بادشاہ نے فقیر کی زیارت کو جاکر اشرفی نذر کی فقیر بولا اس مین بدبو آتی ہے بادشاہ نے کہا کہ اس مین تو بدبو نہین ہے تب فقیر بادشاہ کو چماروں کے محلہ مین لے گیا وہان بدبو آئی بادشاہ نے ناک پر رومال رکھ لیا اور کہا کہ بڑی بدبو آتی ہے چمار بولے کہ ہم کو تو بدبو نہین آتی فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ ایسی ہی تمھارا دل دولت مین مل رہا ہے اس واسطے تم کو بری نہین لگتی اور ہم لوگ اُس سے جدا رہتے ہین اِس لئے اُس سے ہم کو بو آتی ہے ✣

نقل ۱۲۶ ۔ ایک آدمی نے کئی برسون کے بعد لاہور مین آکر اپنے گھر روٹی کھائی اور مرگیا اُس کے خاندان کے آدمی اُس کی عورت کو الزام لگانے لگے ذکریا خان وہان کا صوبہ دار تھا اُس نے عورت کو نیک ذات دیکھ کر پوچھا کہ اُس نے رات کو کیا کھایا تھا عورت بولی کہ روٹی اوپر رکھی ہوئی تھی وہ کھائی تو آپ نے وہان تلاش کیا تھا روٹی پر چیونٹیاں جمع تھیں اور چیونٹیون کی سوراخ کو دیکھا تو وہان سانپ مرا ہوا پڑا تھا اُس کے زہر کا اثر چیونٹیون کے ذریعے سے روٹیون

مین آگیا تھا یہ انصاف سب لوگون نے پسند کیا ٭

نقل ۱۲۷- ایک مہاجن گھی بیچتا تھا اُس نے جب بچھونا اُٹھایا تو ایک روپیہ زمین پر گر پڑا اسے ایک سپاہی نے اُٹھالیا وہ دونون جھگڑتے جھگڑتے شیدی فولاد خان کے پاس گئی شیدی نے سپاہی سے پوچھا کہ تو یہ روپیہ کہان سے لایا اُس نے کہا کہ پادشاہی خزانہ سے لایا ہون اور مہاجن بولا کہ یہ روپیہ تین دن تک میرے بچھونے کے تلے رہا ہے شیدی نے گرم پانی منگا کر اُس روپیہ کو ڈالا تو پانی مین گھی کی چکنائی ظاہر ہوئی تب وہ روپیہ مہاجن کو دلا دیا ٭

نقل ۱۲۸- ایک برہمن باولی کے کنارے پر تھیلی رکھ کر نہاتا تھا ایک چور آکر اُس تھیلی کو لے گیا برہمن نے تھیلی نہ دیکھکر شور مچایا تب شیدی فولاد خان آیا اور ایک پتھر کا کوڑا مارا اور پھر اُس پتھر سے کان لگا کر بولا کہ یہ پتھر یون کہتا ہے کہ جس کی پگڑی پر تنکا ہے وہ ہی چور ہے چور نے ڈر کر پگڑی پر ہاتھ لگایا شیدی فولاد خان نے اُس کو قید کر کے تھیلی کی نشان لی ٭

نقل ۱۲۹- ایک پادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ سارے دانت گر پڑے اُس کی تعبیر نجومی اور معبرون سے پوچھی مگر ایک جوان خدمتگار نے عرض کی کہ آپ کے سب بیٹے پوتے مع قبائل کے مر جائین گے بادشاہ اُس سے ناراض ہو گیا پھر ایک بوڑھے نے عرض کی کہ اس خواب کی تعبیر اور ہی ہے یعنی آپ کی عمر سب خاندان سے بڑی ہوگی

بادشاہ نے فرمایا کہ تو نے بھی وہی بات عرض کی مگر تیرا طرز بیان اچھا رہا۔

نقل ۱۳۰۔ ایک بادشاہ کی انگوٹھی سوکھے کنوئیں مین گر پڑی اُس نے وزیر سے فرمایا کہ ایسی تدبیر ہو کہ نہ تو کوئی کوئین مین اُترے اور نہ قلابہ لگائین اور وہ انگوٹھی باہر آجائے وزیر نے کوئین پر آکر یہ تدبیر کی کہ اُس انگوٹھی پر گوبر ڈال دیا وہ دو تین روز مین سوکھ گیا تب کوئین مین پانی بھروا دیا وہ گوبر انگوٹھی کو لیکر اوپر تیر آیا۔

نقل ۱۳۱۔ ایک بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ دودھ کس کا اچھا اور پتہ کس کا اچھا اور پھول کس کا اچھا ہوتا ہے اور راجہ کون اچھا ہے وزیر نے عرض کی کہ دودھ مان کا اچھا ہے جس سے سب کی زندگی ہوئی ہے پتہ پان کا اچھا ہے جس کے دینے سے چاکر جان تک دیدیتا ہے پھول کپاس کا اچھا ہوتا ہے جس سے تمام جہان کی پردہ پوشی ہوتی ہے اور راجہ اندر اچھا ہے جو تمام دُنیا کو پانی برسا کر پرورش کرتا ہے۔

نقل ۱۳۲۔ تین آدمیون نے ایک ہی قسم کی تقصیر کی بادشاہ نے ایک کو بُلوا کر کہا کہ تم سے بھلے آدمی کو یہ کام کرنا لائق نہ تھا اور دوسرے کو بُلوا کر گالی دی تیسرے کو کالا منھ کر کے گدھے پر سوار کر کے شہر کے چارون طرف پھرایا کسی نے عرض کی کہ عالم پناہ ایک تقصیر کی سزا جدا جدا کیون دی بادشاہ نے فرمایا کہ تینون کی خبر لاؤ کہ وہ کیا کرتے ہین سو خبر آئی کہ جس کو نصیحت کی تھی وہ زہر کھا کر مر گیا اور دوسرا جس کو گالی

دی تھی گھر بار چھوڑ کر چلا گیا اور تیسرا پوشاک بدل کر اور شراب پی کر شہدون مین جُوا کھیلتا ہے ٭

نقل ۱۳۳ - ایک آدمی کی دو عورتین حاملہ تھین ایک رات مین ایک کے بیٹا اور دوسری کے بیٹی ہوئی بیٹی کی مان نے دایہ کی معرفت اپنی بیٹی اُس کے بیٹے سے بدل لی تب دونون مین جھگڑا کھڑا ہوا اور وزیر کے پاس فریادی گئین وزیر نے اُن کو کئی طرح سے سمجھایا مگر سمجھی نہین تو کہا دونون ہی سچی ہین اِس لڑکے کو دو ٹکڑے کر ڈالو اور آدھا آدھا بانٹ لو اس بات پر جھوٹی عورت تو راضی ہو گئی مگر سچی نے کہا کہ لڑکے کے دو ٹکڑے مت کرو اسی کو دیدو مین دیکھکر ہی جیا کرونگی وزیر نے اس کو سچی جانکر وہ بیٹا اِسی کو دلا دیا ٭

نقل ۱۳۴ - ایک مسافر نے کسی کے پاس امانت رکھ کر پھر مانگی تو وہ انکار کر گیا وے دونون جھگڑتے ہوئے بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے دو بڑے درخت جو شہر کے باہر دور دور تھے پہلے کرا کے اُن مین دو آدمی بٹھا دیے اور دونون فریادیون سے فرمایا کہ جدا جدا درخت کے پاس جاکر اور سوگند کھا کر اندھیری رات مین اُن کے پتے لے آؤ جو جھوٹا ہوگا اُس کو تین دن مین سزا معلوم ہو جائے گی اُن مین سے جھوٹا آدمی تو بغیر سوگند کھانے کے پتہ لا یا اور سچا سوگند کھا کر ان آدمیون نے یہ خبرین پہنچائین بادشاہ نے سوگند کھانے والے کو سچا جانکر امانت دلوا دی ٭

نقل ۱۳۵- دو آدمی بادشاہ کے حضور مین فریادی گئے اُن کا یہ انصاف ٹھہرا کہ بادشاہ نے ایک درخت پہینگ ملوا کر دونون فریادیون سے کہا کہ جُدا جُدا رات مین بغل گیر ہوکر اُس کے پتہ لے آؤ جھوٹا تو بغیر ملنے کے درخت سے پتہ لایا اور سچّا اُس سے ملکر چونکہ اُس کے بدن مین ہینگ کی باس آتی تھی اس واسطے بادشاہ نے اُس کو سچا کیا ٭

نقل ۱۳۶- ایک ساہوکار مرگیا اُس کا قرض بہت لوگون پر آتا تھا اُس کی عورت نے کسی آدمی سے کہا کہ تم میرا قرض تحصیل کرلو جو تمھارے جی مین آوے وہ مجھ کو دینا اُس نے وہ قرضہ تحصیل کر کے نو حصّہ تو اپنے رکھے اور دسوان حصّہ عورت کو دیا وہ عورت بادشاہ کے حضور مین فریادی آئی بادشاہ نے اُس کو بلوا کر سب روپیہ منگوائے اور اُن کے دو ڈھیر کیے ایک نو حصہ کا اور ایک ایک حصہ کا اُس مرد سے فرمایا کہ جو تیرے دل مین آئے وہ ڈھیر اُٹھا لے اُس نے نو حصّہ کا ڈھیر اُٹھا لیا اور کہا کہ میرے دل مین تو یہ آیا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ یہ ڈھیری عورت کو دیدو کیونکہ اس نے اقرار کیا تھا کہ جو میرے دل مین آوے گا وہی عورت کو دونگا سو اب اُس کے دل مین یہی آئی وہ شخص لاجواب ہوگیا اور وہ نو حصّہ عورت کو دے دیے ٭

نقل ۱۳۷- ایک نواب نے دوسری شادی کی تھی ایک دن وزیر سے فرمایا کہ پرانی جنس اجناس سب حصہ دارون کو تنخواہ مین دیدو کہ پھر کسی کی شکایت نہ رہے یہ سن کر ایک سپاہی نے نواب کو عرضی دی کہ میرے

حق مین پرانی جنس پہلی بیگم کو دلوا دیجیے نواب نے قائل ہو کر اُس کا حق نقد دلوا دیا ۔

لطیفہ ۱۳۸ ۔ ایک کنگال سے دیوتہ نے کہا جو تو مانگیگا مین تجھے دیدونگا وہ بولا میرا ہمسایہ دولت مند ہے وہ مجھ سا مفلس ہوجاسے دیوتہ نے جواب دیا کہ اُس کا نصیب زور آور ہے اس لئے جو تجھ کو نفع و نقصان ہوگا اُس سے دونا تیرے ہمسایہ کو ہوگا تب مفلس نے ایک آنکھ اپنی پھوڑ ڈالی اُس کے ہمسایہ کی دونون آنکھین پھوٹ گئین ۔

نقل ۱۳۹ ۔ جب اکبر بادشاہ نے چتوڑ کا محاصرہ کیا تھا تو ایک برج کے سپاہی نے اُس سے ملکر اقرار کیا تھا کہ جو آپ کی فوج رات کو ادھر ہوکر قلعہ مین آوے گی تو ہم نہین آئینگے بادشاہ بہت خوش ہوا اُسی وقت رانا کا وکیل دربار مین آیا اور بادشاہ کو خوش دیکھ کر سمجھا کہ قلعہ کے لوگ مل گئے ہین اس لئے بادشاہ خوش ہے اُس نے قلعہ مین آکر سب سپاہیون کی بدلی کرادی یعنی ایک پہرہ کی جگہ دوسرا پہرا قائم کیا رات کو بادشاہ نے اپنی فوج جمع کر کے اُن لوگون کے بھروسہ قلعہ مین بھیجی اُس برج مین اور لوگ آگئے تھے اُنھون نے مقابلہ کیا بادشاہی فوج بہت ہار گئی بادشاہ نے اس مین وکیل کی تدبیر سمجھ کر اسکو بہت داد دی ۔

نقل ۱۴۰ ۔ ایک مفلس آدمی اپنی جورو اور بیٹے سمیت کہین جاتا تھا اُس کو مہادیو اور پاربتی ملے پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ ان پر مہربانی کرنا چاہیئے مہادیو فرمانے لگے کہ یہ کم نصیب ہین ان کو میری مہربانی

سے فائدہ نہ ہوگا پاربتی جی نے اصرار کیا تب مہادیوجی نے اُن سے فرمایا
کہ ایک ایک چیز تم سب مانگو وہی مل جائے گی عورت نے حسن مانگا اُسی
وقت نہایت خوبصورت ہوگئی اُس کو ایک راجہ دیکھ کر ہاتھی پر چڑھا کر لے
چلا مرد نے مہادیوجی سے عرض کی کہ اس عورت کی صورت سور کی سی
ہوجاے سو اُسی وقت ہوگئی راجہ نے نفرت کر کے اُس کو ہاتھی سے اُتار
دیا تب بیٹے نے یہ مانگا کہ میری ماں جیسی پہلے تھی ویسی ہوجائے پس
ویسی کی ویسی ہوگئی ❊

نقل ۱۴۱۔ ایک بخیل نے اندھے سے پوچھا کہ خدا نے جو تیری آنکھین
چھین لین اُس کے بدلے کچھ اور بھی دیا ہے اندھے نے جواب دیا کہ مین تجھ
بخیل کی صورت نہین دیکھتا اِس سے زیادہ اور کیا دیگا ❊

نقل ۱۴۲۔ ایک سردار جس کو نوکر رکھے اُس سے یہ کہے رات دن
حاضر رہو اور تنخواہ مت مانگو اور رخصت کہین نہ جاؤ ایک شخص یہ سب
باتین قبول کر کے نوکر رہا ایک دن وہ رخصت لیکر دریا کی سیر کو گیا تھا
جب واپس آیا تو کہنے لگا کہ صاحب مین نے ایک عجب تماشے کا بگلا دیکھا
کہ جس کے پر کاغذ کے اور چونچ مصری کی تھی اس لیے پانی مین جا کر مچھلی
نہین پکڑ سکتا تھا سردار نے پوچھا کہ پھر وہ کس طرح جیتا ہے نوکر نے کہا کہ جیسے
مین جیتا ہون سردار نے اس کو حق دلادیا۔

نقل ۱۴۳۔ بیربل روٹی کھا کر پیٹ پر ہاتھ پھیرتے تھے ایک چوبے نے
کہا کیا اچھا پیٹ ہے بیربل بولے دیکھین تم بھی رکھاؤ چوبے نے جواب دیا

کہ یہ تو ہمارا ہی ہے *

نقل ۱۴۴ - علاؤالدولہ جب وزیر تھا تو اُس نے ایک بوڑھی عورت کا سچا انصاف کیا تھا پھر جب فقیر ہو کر چالیس برس تک ریاضت کی تو ایک رات خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ خدا عدالت مین بیٹھکر سب لوگون کی عذاب و ثواب کی تحقیقات کر رہا ہے اُس مین حکم ہوا کہ علاؤالدولہ کی چالیس برس کی ریاضت کا ثواب تو ایک پلہ مین اور بوڑھی عورت کے انصاف کا ثواب ایک پلہ مین رکھ کر تولو جب تولا گیا تو انصاف کا پلہ بھاری تھا یہ دیکھ کر علاؤالدولہ کی آنکھین کھل گئین اور بیدار ہو کر افسوس کرنے لگا کہ اگر مین یہ بات پہلے سے جانتا تو دُنیا کو چھوڑ کر فقیر ہرگز نہ ہوتا فقیری مین تو اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور دُنیا داری مین بہت لوگون کا بھلا ہو سکتا ہے *

نقل ۱۴۵ - راجہ بجے نند والی قنوج کے کوئی اولاد نہ تھی ایک دن وہ جنگل مین کسی درخت کے تلے ایک صاحب تمیز لڑکے کو دیکھ کر لے آیا اور منج نام رکھ کر بیٹے کی طرح پالا بعد اُس کے راجہ کے یہان بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بھوج رکھا وہ تھوڑے عرصہ مین بہت بہادر اور ہنرمند ہو گیا جب راجہ مرنے لگا تو سب سے کہہ گیا کہ میرا راج منج کو دینا اُنھون نے منج کو تخت پر بٹھایا منج نے سوچا کہ جو بھوج زندہ رہا تو میرا راج نہ رہیگا اِس لئے بھوج کو مارنا چاہیئے پس دیوان کو بلوا کر فرمایا کہ بھوج کو جنگل مین لے جا کر قتل کر ڈالو دیوان بھوج کو فوراً لے جا کر کہین چھپا آیا اور منج سے عرض کی

کہ بھوج کو مار ڈالا ہے منج نے پوچھا کہ مرتے وقت اُس نے کچھ کہا تھا دیوان بولا کچھ کہا تو نہین مگر بڑ کے پتہ پر یہ اشلوک لکھ دیا ہے ✤

मान्धातासु मही पतिः कृत युगेऽलङ्कार भूतोगत सेतुः
र्येन महोद धौ विरचितः क्वासौ दशा स्यान्तकः॥
अन्येचापि युधि ष्ठिरप्र भृत योह्यस्तगता भू पते।
नैकेनापिसमगतावसुमतीमुंजत्व यायास्यति ॥ १ ॥

ترجمہ اے منج راجہ اندھاتا جو ست جگ کا زیور تھا اور وہ سری رام جی کہ جنھون نے سمندر کے اوپر پل باندھا اور راون کے مانند قوی دشمن کو مارا اب کہان ہین اور جدھشٹر سے لیکر تیرے راجہ ہونے تک بہت راجہ ہوگئے مگر یہ زمین کسی کے ساتھ نہ گئی لیکن تیرے ساتھ تو مقرر جائیگی منج اس اشلوک کو پڑھ کر بہت رویا تب دیوان نے عرض کی بھوج زندہ ہے منج نے اُس کو بلوا کر تخت پر بٹھایا اور آپ اُس کی تابعداری کرتا رہا ✤

نقل ۶۴ ا - باجے راو پیشوا نے راناجی کو کاغذ مین یہ اشلوک لکھا

पीत्वागर्जन्त्यपस्ते दि शि दिशि जल दा स्त्व शररायोगिरी
शा-सिन्द्रास्त त्रास त्ता जाम मर विट पि नासुच्च चूमिस्त्वमेव
गाम्भीर्यंयच्च ताद्दक त्वयिस लिल नि धे किंचवि
ज्ञापयामः संर्वोपाये नमे त्राव रुशिामुनि कृ पा ह्ह्यो
वाञ्छनीया ॥ १॥

ترجمہ اے دریا تو ایسا ہے کہ تمام بادل تیرا پانی پی کر ہر طرف چلاتے

پھرتے ہین اور جو پہاڑ کہ راجہ اندر سے ڈرے ہوئے ہین اُن کو بھی تو ہی
امن دینے والا ہے اور بہشت مین جو درخت ہین اُن کے خشود نما کا
باعث بھی تو ہی ہے اور تیرا سارا اکھرا پن تجھ مین ہے لیکن ہم تجھے ہوشیار
کرتے ہین کہ تو سب طرح اگشت[1] منی کے خاندان والون کی مہربانی سے
آرزومند رہو راناجی نے اس کے جواب مین یہ اشلوک لکھا ؎

संत॰ व्याहिद्विजातयः पार न्नवे, व्ये जद्रूचः पालनात्पितः
कुंभसमुद्भवेनमुनिनाकिंजा तमेतावता मय्योदांयदिलं
घयेद्विधिव शाद्य स्मिन् स्सरो वारिधिः। त्रै लो
क्यंस चराचरं ग्रसति यः कस्त त्रकुंभोद्भव ः॥१॥

ترجمہ شاستر کا حکم ہے کہ اگر برہمن کسی پر غصہ کرے تو اس کے ساتھ
رعایت کرنا چاہیئے بر طبق اس کے سمندر نے اگشت رکھیشر کی بے ادبی
کی کچھ پرواہ نہ کر کے یہان تک خاطر کی کہ جو اُس سے اس قدر نرم ہو گیا
ورنہ جب اپنی حد چھوڑی تو تینون عالم کے انسان و حیوان اُس مین
ڈوب کر مرجائین پھر اگست رشی کی کیا حقیقت رہی جو ایک گھڑے
سے پیدا ہوا تھا ؎

---

[1] یہ پیشوا اگشت رشی کی نسل مین تھے اور ... اُنھون نے راناجی کو دریا قرار
دے کر اپنے دادا کی دریا نوشی سے ڈرایا ۱۲ ؎

نقل ۱۴۷ - ایک پنڈت گوکل مین گیا تھا وہان کسی نے اس کی تعظیم نہ کی تو وہ یہ اشلوک پڑھکر وہان سے چلا آیا ٭

स्थानादनुस्थानमवंदनंच संप्रदम संप्रद वागमात्रः
अन्योन्य मालोक यते सुरवानि श्रीगोकुलेगो
कुलरीतिरेव ॥

ترجمہ جان لیا کہ گوکل اسم بامسمی ہے نہ تو یہان کوئی کسی کو تعظیم دیتا ہے اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھتا ہے جیسے گائے گائے کو دیکھ کرتی تو اُس کی تعظیم کرتی ہے اور نہ کچھ احوال پوچھتی ہے کہ تو کون ہے اور کہان سے آئی ٭

نقل ۱۴۸ - ایک پنڈت کالی داس سے بحث کرنے کے واسطے آیا اور شہر سے باہر اوترا کالی داس لکڑ ہارا کا بھیس کرکے اُس کے امتحان کے لئے وہان گئے صبح ہوتے ہی اُس پنڈت نے کوؤن کو دیکھ کر یہ آدھا اشلوک بنایا ٭

वय काका वयं काकाइति जल्पन्ति वायसा ०॥

ترجمہ کوّے کہتے ہین کہ ہم کوّے ہین اور بعد اُس کے بہت فکر کی مگر وہ اشلوک پورا نہوا تب کالی داس نے کیا ٭

तिमिरारिरस्तमोहन्ति [illegible] सा ॥

ترجمہ جب سے باعث جو سورج رات کے اندھیرے کو مارتا ہوا آیا ہی اس لئے کوّے چلاتے ہین کہ ہم کوّے ہین تاکہ ہم کو رات کا اندھیرا سمجھ کر نہ مار ڈالے

لگے پنڈت نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے کالی داس نے جواب دیا کہ
مین پنڈت کالی داس کا لکڑہارا ہون یہ سُن کر وہ پنڈت بغیر بحث
کے چلا گیا*

نقل ۱۴۹۔ راجہ جدھسٹر نے سری کرشن جی مہاراج سے پوچھا کہ جو
بڑھے ہی بڑھے وہ کیا اور جو گھٹے ہی گھٹے وہ کیا اور جو نہ گھٹے اور نہ بڑھے
وہ کیا اور جو گھٹے بھی اور بڑھے بھی وہ کیا ہے سری کرشن جی نے فرمایا کہ جو
بڑھے ہی بڑھے وہ حرص ہے اور جو گھٹے ہی گھٹے وہ عمر ہے اور جو نہ گھٹے
اور نہ بڑھے وہ نصیب ہے اور جو گھٹے بھی اور بڑھے بھی وہ دل کا
حوصلہ ہے*

نقل ۱۵۰۔ بیربل پوجا کرنے مین فارسی الفاظ زبان سے نہ نکالتا
تھا اس واسطے بادشاہ نے ایک پرچہ مین یہ مصرعہ

نیمے درون نیمے برون

لکھ کر خدمتگار کو دیا اور کہا کہ اس کا جواب ابھی لکھوالا بیربل نے اُسیوقت
اُس پر ساڑھے تین مصرعہ اور لکھ کر اشلوک پورا کر دیا وہ اشلوک یہ ہے*

चरामरिदपाशिषु प्रदातुमोहसे धर्मा, यदि त्व मादरात्स
दाप्रदेहि त [illegible] प्रदाम। पयस्विनोस्वलंकृतांस्वयं
सु मुक्तं मुक्तदां यदान दा भवे च्छि शुर्निमेदरुं निमेवरु॥

ترجمہ اے بادشاہ تو جو ساری زمین برہمنون کو دان مین دیا چاہتا
ہے وہ مت دے اور ایک ایسی گائے اُن کو دے کہ جو حاملہ ہو اور دو گائے

اُس وقت دے کہ جب اُس کا بچّہ پیدا ہوتا ہو اور وہ بچہ آدھا بھیتر اور آدھا باہر

نقل ۱۵۱۔ مہاراجہ سوامی جے سنگھ اور مہاراجہ ابھے سنگھ اور راناجی تینون ایک جگہ ملے اور راناجی کے سُرخ ڈیرہ کرا اسے خفیہ نویس نے بادشاہ کو عرضی لکھی کہ مہاراجہ ابھے سنگھ نے باغی ہو کر سُرخ ڈیرہ کھڑا کیا ہے بادشاہ نے مہاراجہ ابھے سنگھ کے وکیلون کو بلوا کر اور وہ حقیقت بیان کر کے اُن پر اعتراض کیا وکیلون نے عرض کی کہ جہان پناہ یہ تینون سردار بادشاہی بندوبست کی تدبیر کے لئے جمع ہوے تھے جو کہ بغیر ملنے دس پانچ دفعہ کی مصلحت پختہ نہین ہوتی اور آپس مین ایکبار ڈیرہ جا کر دوسری بار جایا نہین جاتا اس واسطے بادشاہی سرخ دیوان خانہ کھڑا کر کے اُنھون نے ملاقات کی اب جیسا کچھ حکم ہووے عمل آوے بادشاہ یہ سن کر راضی ہو گئے اور وکیلون کو خلعت بخشی اور مہاراجہ ابھے سنگھ کو شاباشی اور خوشنودی خاطر کا فرمان بھیجا +

نقل ۱۵۲۔ ایک مہاجن کا قرضہ ایک مغل کے اوپر آتا تھا اور وہ مغل اس کو نہ دیتا ایک دن مہاجن نے اس سے بہت تقاضا کیا اُس نے کہا کہ اس جنم مین میرے پاس دینے کو نہین مگر اگلے جنم مین جو ہو سکا تو دُونگا مہاجن نے عالمگیر بادشاہ کے حضور مین پہونچ کر سب حقیقت ظاہر کی بادشاہ نے کہا کیا مضائقہ ہے اگلے ہی جنم مین لے لیجیو مہاجن نے عرض کی کہ قبلہ عالم قرآن مین تو یون لکھا ہے کہ سب ہندو دوزخ مین اور سب مسلمان بہشت مین جائینگے تو مین تو دوزخ مین جاؤنگا اور

مغل بہشت مین اِس صورت مین میرا اور مغل کا تو ملنا نہ ہوگا مگر حضرت اور مغل البتہ بہشت مین ملین گے پس آپ میرا قرضہ خزانہ سے دلوا دیجیئے اور وہان اُس سے لے لیجیئے گا بادشاہ نے خوش ہوکر اپنے خزانہ سے اُس کا روپیہ دلوا دیا ؞

نقل ۱۵۳ - راجہ حجات سخاوت اور خیرات کے زور سے بہشت مین جاکر عیش کرتے تھے جب اُن کا ثواب پورا ہو چکا تو حکم ہوا کہ اِن کو عالم فانی مین لیجاؤ راجہ نے کہا میری یہ عرض ہے کہ وہان نیکون کی صحبت مین پہونچون یہ سن کر اندر اور برہسپت مسکرائے پھر راجہ کو بوان پر بٹھا کر عالم فانی مین ڈالا ایک جگہ چار رکھیشر بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے راجہ کا بوان وہان جاکر اُتارا رکھیشر نے کہا تو کون ہے راجہ نے اوداس ہوکر کہا کہ حجات ہون رکھیشرون نے فرمایا کہ اوداس مت ہو ہم تجھ کو اپنی ریاضت کا تھوڑا سا ثواب دیتے ہین جس سے تم پھر بہشت کو جاؤ راجہ نے کہا کہ چھتری کو کسی کا دیا ہوا لینا واجب نہین ہی رکھیشرون نے فرمایا کہ اچھا مفت نہ لو اور ایک گھاس کا تنکا مول مین دیجاؤ راجہ بولا کہ بہشت کچھ بھی چیز نہین جو ایک تنکے مین ملتی ہے اسی اثنا مین ایک رکھیشر کے لئے بہشت سے بوان آیا رکھیشر نے کہا کہ راجہ کو لے جاؤ بوان والے راجہ کو سوار کر کے بہشت مین لے گئے تب وہ رکھیشر آپس مین کہنے لگے کہ راجہ نے پہلے جو ثواب حاصل کیا تھا وہ تو تمام ہو چکا اور اب کچھ بھی ثواب نہین کیا اور بہشت کو چلا گیا یہ سنکر چوتھا رکھیشر بولا کہ اُس نے وہان سے آتے وقت صحبت نیک کی درخواست

کی تھی اور اندر بہ ہیبت یہ بات سنکر مسکرائے تھے سو یہ آدمی ست سنگ کی
برکت سے بہشت کو گیا ۞

نقل ۱۵۴- ہمایون بادشاہ شیر شاہ سے ہار کر ہرات کو گئے اور وہان
سے ایران کے بادشاہ کے پاس ایلچی بھیجا شاہ ایران اُس کی عقلمندی
کی آزمائش کو سب امیرون مین بیٹھ گیا اور بادشاہی سامان مثل تخت وچتر
کے کچھ پاس نہ رکھا اور وکیل کو بلوایا وکیل نے اس دانائی سے کہ جس
کی طرف سب کی نظر ہے اُن مین وہی بادشاہ ہے بادشاہ کو پہچان کر
سلام کیا اور نذر دی بادشاہ نے خوش ہو کر پوچھا کہ تم سے عقلمند
آدمیون کے ہوتے ہوئے ہندوستان کی سلطنت کس طرح جاتی رہی
وکیل نے عرض کی کہ چھوٹے آدمی کو بڑا کام سونپا اُس سے سرانجام
نہ ہو سکا اور بڑے آدمی کو چھوٹا کام دیا اُس نے دل سے سنبھال کر نہین
کیا اس سے بادشاہی خراب ہو گئی ۞

نقل ۱۵۵- ایک مہاجن کے پڑوس مین کمہار کا گھر تھا اُس کے
گدھے کے شور سے مہاجن کو بہت تکلیف رہتی تھی ایک دن مہاجن
نے گدھے کی موت چاہی قضائے آلہی سے اُسی کا بیل مر گیا تب مہاجن بولا
کہ اے خدا تجھ کو خدائی کرتے ہوئے اتنے برس ہو گئے مگر گدھے اور بیل
مین اب تک تمیز نہین ہوئی ۞

نقل ۱۵۶- مہاراجہ مان سنگھ کو اکبر بادشاہ نے حکم بھیجا کہ اٹک پار
اُتر جاؤ مہاراج نے عرضی لکھی کہ ہمارے دھرم مین اٹک پار اُترنا منع ہے

بادشاہ نے جواب لکھا کہ جب بھگوان نے باون اوتار لے کر راجہ بل سے
ساڑھے تین قدم زمین مانگی تھی اُس وقت اٹک پار کی زمین اُن کی
پیمائش مین نہین آئی ہو تو مت جاؤ اور جو آگئی ہو تو تم کو کیا اٹک ہے * دوہا

سبھی بھوم بھگوان کی تامین اٹک کہا
من مین ٹائی کیٹ کی تامین اٹک رہا

پس مہاراج فورًا پار اُتر گئے *

نقل ۱۵۷- اکبر بادشاہ کا ایک خدمتگار کالی چڑی کے نام سے چڑھتا
تھا بادشاہ نے کہا کہ جو کوئی کالی چڑی کا نام لے اور یہ نہین چڑے تو
اُس کو انعام دونگا بیربل نے آکر عرض کی کہ مین باغ مین گیا تھا وہان ایک
عورت کالی اور ایک گوری پانی بھرنے کو آئین کالی کے سر سے گھڑا گرا تب
گوری ہنسی اور کالی چڑی خدمتگار یہ سُن کر نہین چڑا اور چپ ہو رہا بادشاہ
بیربل سے بہت خوش ہوے *

نقل ۱۵۸- جب نادر شاہ آیا تو دہلی مین مصلحت ہی ہوتی رہی اور
فوج باہر نہین نکلی یہانتک کہ نادر شاہ نے دہلی مین داخل ہو کر قتل عام کیا *

نقل ۱۵۹- نواب امیر خان سُرخ پوشاک پہنکر دربار مین گیا
جاوید خان خواجہ سرا نے کہا کہ آپ کو زنانے رنگ سے بہت شوق
ہے امیر خان بولا مجھ کو تو یہی رنگ پسند ہے صندلی بادامی پسند نہین *

نقل ۱۶۰- جہانگیر بادشاہ نے کسی خدمتگار سے خوش ہو کر فرمایا کہ جو
تو مانگے وہی تجھ کو بخشونگا خدمتگار نے عرض کی کہ آپ کے کان کے

موتی چاہتا ہون بادشاہ یہ سُن کر چپ ہو رہے اس بات کو کئی دن گذر گئے
مگر جب وہ خدمتگار روبرو آتا تھا تو بادشاہ مُنھ موڑ لیتے تھے ایکدن بادشاہ
ایک اونٹ کی ٹیڑھی گردن دیکھ کر فرمانے لگے کہ یہ بانکی گردن کیون رکھتا
ہے خدمتگار نے عرض کی کہ اِس نے بھی کسی کو موتی دینے کو کہے ہون گے
بادشاہ شرمندہ ہوئے ⁂

نقل ۱۶۱ - بادشاہ نے ایک کلاونت سے ناراض ہو کر کہا کہ ہمارے
مُلک سے باہر نکل جاؤ کلاونت باغ مین جا کر چھپ گیا ایک دن اُس
نے بادشاہ کو شکار کو جاتے ہوئے دیکھ لیا تب ایک درخت پر چڑھنے لگا
بادشاہ نے اُسے دیکھکر پوچھا کہ درخت پر کیون چڑھتا ہے اُس نے عرض
کی کہ میرا گرتب تو چھوٹا اور حضور کا مُلک بڑا ہے سو نکلا نہین جاتا اور
آپ مجھ کو رکھتے نہین اس لئے مین آسمان کے راستہ ہو کر نکلا جاتا ہون بادشاہ
نے خوش ہو کر اُس کو پھر رکھ لیا ⁂

نقل ۱۶۲ - عالمگیر بادشاہ نے ایران کے بادشاہ کو چار چیزین بھیجین
ایک ناگربیل کا پان دوسرا پونڈا تیسرا ہاتھی چوتھے سروہی ایران
کے بادشاہ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا کہ ہاتھی بڑا جانور ہے مگر سر پر
خاک ڈالتا ہے اور پان اچھی چیز ہے مگر عورت کو زیب دیتی ہے پونڈا
اچھا ہے مگر آخر بہت ہے اور سروہی تلوار ستون پر ماری سو ٹوٹ
گئی اِس لئے اُس کی تعریف نہ ہوئی بعدہ فرمایا کہ عالمگیر کی صورت دکھاؤ
اُسی وقت تصویر پیش کی گئی ایران کے بادشاہ نے اُس کو ہاتھ مین تسلیم لئے

ہوئے اور نیچی گردن کیے ہوسے اور قرآن پڑھتے ہوسے دیکھ کر کہا کہ یہ
صورت تو فقیری کے لائق ہے پادشاہی کے لائق نہین اور اسی وقت
ایک شیر طلب کر کے تلوار سے مار ڈالا عالمگیر کے وکیلون نے یہ سب
باتین سُن کر اور سمجھ کر عالمگیر سے واپس آکر ظاہر کین عالمگیر نے جان لیا
کہ یہ خونی ہے کبھی نہ کبھی ہماری پادشاہی پہ دل چلاوے گا اس لئے
ہوم کرنے لگا اُس مین چالیس۴۰ من مرچین ہوئین اور ہوم کو چالیس۴۰
دن پورے ہوسے تو ایران کا پادشاہ مرگیا ؀

الحمد للہ کہ کتاب لطائف ہندی مؤلفہ مورخ کامل جناب لالہ دیبی پرشاد
صاحب مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین حسب ایمائے
عالی جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو
مالک مطبع باہتمام کارپردازان مطبع
موصوف بماہ نومبر ۱۹۲۵ء
حلیہ طبع سے آراستہ
و پیراستہ ہوئی
فقط